جلسہ سالانہ انگلستان : منعقدہ ۲۸-۲۹-۳۰ جولائی ۲۰۰۰ء بمقام ٹلفورڈ - اسلام آباد (لندن)



حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ ۲۰۰۰ء سے خطاب فرما رہے ہیں

ماہنامہ انصار اللہ

اکتوبر ۲۰۰۰ء

ایڈیٹر

نصر اللہ خان ناصر



حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر لوائے احمدیت لہرا رہے ہیں



جلسہ گاہ کا ایک بیرونی منظر

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

ماہنامہ انصار اللہ

اخاء ۱۳۷۹ ہش

اکتوبر ۲۰۰۰ء

ایڈیٹر
نصر اللہ خان ناصر

پبلشر:۔ چوہدری محمد ابراہیم
پرنٹر:۔ قاضی منیر احمد
مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دار الصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

اس شمارہ میں

جلد نمبر —— ۴۱
شمارہ نمبر —— ۱۰

شرح چندہ

پاکستان —— ستر روپے سالانہ
قیمت فی پرچہ —— سات روپے

اداریہ

احمدیت کی عظیم الشان ترقی

جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت ۲۰۰۰ء

اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہی اپنے مامورین کی تائید و نصرت فرماتا چلا آیا ہے۔ اور اپنی اسی قدیمی سنت کے مطابق اس نے حضرت امام آخر الزمان مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بھی تائید و نصرت فرمائی۔ جبکہ حضرت اقدس علیہ السلام کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا تمام حیلے اور حربے استعمال میں لائے گئے۔ مگر ناکامی و نامرادی مخالفین کا مقدر ٹھہری۔

ابتدائے ماموریت سے ہی حضرت اقدسؑ کو سلسلہ احمدیہ کی عظیم الشان ترقی کی خبر دی گئی تھی وہ ابتدائی دور جبکہ آپ گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے تو اس وقت بھی خدائے ذوالجلال نے بڑے تواتر کے ساتھ بشارتیں دیں جن میں آپ کو فتح مبین اور ترقیات کی خوشخبریاں دی گئی تھیں۔ آج سے سو سال قبل حضرت اقدسؑ کو یہ خوشخبری دی گئی آپ نے اپنی صداقت کے دس نشانوں کے ذکر میں فرمایا

”خدا نے مجھے یہ وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔ خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائل صدق میں غالب رہیں گے اور دنیا میں اکثر وہ اور ان کی نسل بڑی بڑی عزتیں پائیں گے تا ان پر ثابت ہو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ کچھ نقصان نہیں اٹھاتا۔ خدا نے مجھے یہ وعدہ دے رکھا ہے کہ قیامت تک اور جب تک کہ دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جائے میں تیری برکات ظاہر کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۱)

پھر آپ نے اس آسمانی بشارت کا بھی ذکر فرمایا:۔

”دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا...... یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“ (ایضاً)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے جو احمدیت کی ترقی کا آئینہ دار ہے۔ آج ملک ملک میں اور دنیا کے تمام بلاد و امصار میں اس نشان صداقت کا ظہور ہو رہا ہے جلسہ سالانہ برطانیہ بھی سلسلہ کی اسی ترقی کا مظہر ہے جہاں ۷۷ ممالک کے ساڑھے تئیس ہزار احباب نے شرکت کی۔ جہاں بادشاہوں نے بھی برکت حاصل کی۔ پھر اسی موقع پر عالمی بیعت کا انعقاد ہوا جہاں چار کروڑ سے زائد نفوس بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے یہ وہ خوشخبری تھی جو ۱۹۹۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے دی تھی۔ فرمایا:

”وہ آثار ہم دیکھ رہے ہیں کس رفتار سے اللہ تعالیٰ ہمیں آگے بڑھا رہا ہے اور آگے بڑھاتا چلا جائے گا۔ اب تو لاکھوں پر خوشی ہو رہی ہے میں وہ دن دیکھ رہا ہوں جب اس صدی سے پہلے کروڑوں کی تعداد میں ایک ایک سال میں احمدی ہوں گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۵ء)

الحمد للہ کہ آج ہم اپنی آنکھوں سے یہ ایمان افروز نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ جب آسمانی نوشتے نہایت عظمت اور شان سے پورے ہو رہے ہیں اور یہ ثابت کر رہے ہیں کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔

امام الکلام

"یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا"

حضرت اقدس مسیح موعودؑ اپنی صداقت کے آسمانی نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

".....لوگوں کا بجز اس کے اور کچھ منشاء نہیں کہ چاہتے ہیں کہ نور الٰہی کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر وہ بجھ نہیں سکتا۔ کیونکہ خدا کے ہاتھ نے اس کو روشن کیا ہے۔...... تیس ہزار کے قریب عقلاء اور علماء اور فقراء اور فہیم انسانوں کی جماعت میرے ساتھ ہے اور بارش کی طرح آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں تو کیا صرف منہ کی پھونکوں سے یہ الٰہی سلسلہ برباد ہو سکتا ہے؟ کبھی برباد نہیں ہو گا وہی برباد ہوں گے جو خدا کے انتظام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ (۱) خدا نے مجھے قرآنی معارف بخشے ہیں۔ (۲) خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطا فرمایا ہے (۳) خدا نے میری دعاؤں میں سب سے بڑھ کر قبولیت رکھی ہے (۴) خدا نے مجھے آسمان سے نشان دیئے ہیں۔ (۵) خدا نے مجھے زمین سے نشان دیئے ہیں (۶) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہو گا (۷) خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائل صدق میں غالب رہیں گے اور دنیا میں اکثر وہ اور ان کی نسل بڑی بڑی عزتیں پائیں گے تا ان پر ثابت ہو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ کچھ نقصان نہیں اٹھاتا (۸) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ قیامت تک اور جب تک کہ دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جائے میں تیری برکات ظاہر کرتا رہوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (۹) خدا نے آج سے بیس برس پہلے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرا انکار کیا جائے گا اور لوگ تجھے قبول نہیں کریں گے پر میں تجھے قبول کروں گا اور بڑے زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دوں گا۔ (۱۰) اور خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائیگا جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہو گا اور مظہر الحق و العلاء ہو گا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ و تلك عشرة كاملة۔ دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائیگا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں (دین حق) سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۰ تا ۱۸۲)

کلام الامام

اس صدی سے پہلے کروڑوں احمدی ہوں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۵ء کے موقع پر فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ جب سے دعوت الی اللہ کے کام میں بیدار ہو کر مصروف ہو گئی ہے مولویوں کے کیمپ میں تو گویا کھلبلی مچ گئی ہے۔ پہلے کہا کرتے تھے کہ یہ بہت آگے بڑھ رہے ہیں، بہت تیزی سے ترقی کر رہے ہیں کچھ فکر کرو اور کچھ پیسے دو کچھ ہم بھی کام کریں مقابل پر ہمیں بھی کچھ نہ کچھ کر کے دکھانا ہو گا۔ اور اب کہہ رہے ہیں کہ سب گپیں مار رہے ہیں بالکل ترقی نہیں کر رہے صرف ہماری ترقی سے حسد کرتے ہوئے اب انہوں نے بوکھلا کے یہ باتیں شروع کر دیں کہ ہم بہت ترقی کر رہے ہیں۔ یہ جو اچانک پلٹا کھایا ہے انہوں نے، یہ اس بات کا غماز ہے کہ بہت گہری چوٹ پڑی ہے۔ بھنا گئے ہیں، ابھی تک ان کو ہوش نہیں آ رہی کہ ہم کریں تو کیا کریں، کس طرح احمدیت کے رستے روکیں۔ لیکن جتنا یہ رستے روکنے کی کوشش کریں گے یہ قطعی یقینی بات ہے اٹل ہے کہ اتنا ہی تیزی سے جماعت اور زیادہ ترقی کرتی چلی جائے گی۔ اب تو ان کی حسرتوں کے دن آ رہے ہیں جو بڑھتے چلے جائیں گے اب تو ہماری مرادیں پانے کے دن آ رہے ہیں اور مرادوں والی راتیں آ رہی ہیں۔ دن بھی ترقی ہو گی اور رات بھی ترقی ہو گی اور ہوتی چلی جائے گی کوئی دنیا کی طاقت نہیں جو اس تقدیر کو اب بدل سکے۔ وہ آثار ہم دیکھ رہے ہیں، کس رفتار سے اللہ تعالیٰ ہمیں آگے بڑھا رہا ہے اور آگے بڑھاتا چلا جائے گا۔ اب تو لاکھوں پر خوشی ہو رہی ہے میں وہ دن دیکھ رہا ہوں جب اس صدی سے پہلے کروڑوں کی تعداد میں ایک ایک سال میں احمدی ہوں گے۔ اب فکر ہے تو سنبھالنے کا فکر ہے۔.......... ان کو اپنی ذمہ داریاں بھی سمجھائیں تاکہ یہ ہمارے ساتھ DEADWEIGHT کے طور پر نہ چلیں بلکہ بوجھ اٹھانے والے ساتھی بن جائیں۔ کیوں کہ جتنی آئندہ رفتار میں ترقی دکھائی دے رہی ہے اس رفتار کے ساتھ ہمیں بہت سے کارکنوں کی ضرورت ہے جو ان کو سنبھالیں، ان کو ساتھ لے کر چلیں اور نئے آنے والوں میں سے ہمیں لازماً وہ تیار کرنے ہونگے۔"

(الفضل انٹرنیشنل ۱۰ تا ۱۶ نومبر ۱۹۹۵ء)

عربی منظوم کلام

وَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ قَدْتَبِعْتُ مُحَمَّدًا   وَفِیْ كُلِّ اٰنٍ مِّنْ سَنَاهُ اُنَوَّرُ

اور خدا کی قسم! میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے اور ہر لحظہ میں انہی کی روشنی سے منور کیا جاتا ہوں

وَمَا اَنَا مِمَّنْ يَّمْنَعُ السَّيْفُ قَصْدَهٗ   فَكَيْفَ يُخَوِّفُنِيْ بِشَتْمٍ مُّكَفِّرُ

اور میں ان لوگوں سے نہیں ہوں کہ تلوار ان کے ارادے کو روک سکے۔ سو ایک مکفر مجھے گالیوں سے کیسے ڈرا سکتا ہے

لَنَا كُلَّ يَوْمٍ نُّصْرَةٌ بَعْدَ نُصْرَةٍ   فَمُتْ اَيُّهَا النَّارِیْ بِنَارٍ تُسَعَّرُ

ہمیں ہر روز نصرت پر نصرت مل رہی ہے۔ سو اے حسد کی آگ میں جلنے والے! اس آگ کے ذریعہ ہلاک ہو جا جسے تو خود ہی بھڑکا رہا ہے

وُعِدْنَا مِنَ الرَّحْمٰنِ عِزًّا وَّ سُوْدَدًا   فَقُمْ وَامْحُ هٰذَا النَّقْشَ اِنْ كُنْتَ تَقْدِرُ

ہمیں خدائے رحمان کی طرف سے عزت اور سرداری کا وعدہ دیا گیا ہے۔ سو اٹھ 'اگر تو قدرت رکھتا ہے' تو اس نقش کو مٹادے

اَلَا اِنَّمَا الْاَيَّامُ رَجَعَتْ اِلَى الْهُدٰى   هَنِيْئًا لَّكُمْ بَعْثِیْ فَبَشُّوْا وَاَبْشِرُوْا

سن لو! زمانہ ہدایت کی طرف لوٹ پڑا ہے۔ تمہارے لئے میری بعثت مبارک ہو۔ پس خوش ہو جاؤ اور خوشی مناؤ

دَعُوْا غَيْرَ اَمْرِ اللّٰهِ وَاسْعَوْا لِاَمْرِهٖ   هُوَاللّٰهُ مَوْلٰنَا اَطِيْعُوْهُ وَاحْضُرُوْا

غیر اللہ کے حکم کو چھوڑ دو اور اللہ کے حکم (کی اطاعت) میں کوشش کرو۔ اللہ ہی ہمارا مولیٰ ہے اس کی اطاعت کرو اور حاضر ہو جاؤ

اَلَا لَيْسَ غَيْرُ اللّٰهِ فِی الدَّهْرِ بَاقِيًا   وَكُلُّ جَلِيْسٍ مَّاخَلَا اللّٰهُ يُهْجَرُ

سنو! اللہ کے سوا زمانے میں کوئی باقی رہنے والا نہیں اور ہر ایک ہم نشین اللہ کے سوا جدا کیا جائے گا

(خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۶)

فارسی منظوم کلام

ہماں ز نوعِ بشر کامل از خدا باشد کہ با نشان نمایاں خدا نما باشد

انسانوں میں وہی خدا کی طرف سے کامل ہوتا ہے جو روشن نشانوں کے ساتھ خدا نما ہوتا ہے

بتابد از رخِ او نورِ عشق و صدق و وفا ز خلقِ او کرم و غربت و حیا باشد

اس کے چہرے سے عشق اور صدق و صفا کا نور چمکتا ہے کرم انکسار اور حیا اس کے اخلاق ہوتے ہیں

صفاتِ او ہمہ ظلّ صفاتِ حق باشند ہم استقامت او ہمچو انبیا باشد

اس کی ساری صفات خدا کی صفات کا پَرتو ہوتی ہیں اور اس کا استقلال بھی انبیاکے استقلال کی مانند ہوتا ہے

رواں بچشمۂ او بحرِ سرمدی باشد عیاں در آئینہ اش روئے کبریا باشد

اس کے سر چشمہ سے ابدی فیضان کا سمندر جاری ہوتا ہے اور اس کے آئینہ میں خداوند کبریا کا چہرہ نظر آتا ہے

صعودِ او ہمہ سوئے فلک بود ہر دم وجودِ او ہمہ رحمت چو مصطفیٰ باشد

اس کی تمام پرواز ہر وقت آسمان کی طرف ہی ہوتی ہے اور اس کا وجود مصطفیٰ کی طرف سراسر رحمت ہوتا ہے

خبر دہد ز قدومش خدا بمصحف پاک ہم از رسول سلامے بصد ثنا باشد

اس کی تشریف آوری کی خبر قرآن مجید میں دیتا ہے۔ اور رسول ؐ کی طرف سے بھی اس پر سینکڑوں ثنا و سلام بھیجے جاتے ہیں

نتابد از رہِ جاناں خود سرِ اخلاص اگرچہ سیلِ مصیبت بزورہا باشد

وہ اپنے معشوق کی راہ میں کبھی اخلاص کی کمی ظاہر نہیں کرتا خواہ مصیبتوں کا طوفان کتنے ہی زوروں پر ہو

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۹)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ پر ایک طائرانہ نظر

۳۵ویں جلسہ سالانہ کی ایمان افروز جھلکیاں

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے تذکرے

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ ۲۰۰۰ء اسلام آباد (لندن) میں مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ جولائی ۲۰۰۰ء کو منعقد ہوا۔ جس میں ۷۷ ممالک کے ساڑھے تیئس ہزار سے زائد احباب نے شرکت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے علاوہ اجلاسات میں چار خطاب فرمائے۔ ان اجلاسات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے تذکرے ہوئے۔ کچھ جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

انتظام جلسہ گاہ

۳۵ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مرکزی جلسہ گاہ مردانہ زیادہ وسیع، خوبصورت اور مضبوط بنائی گئی تھی۔ حسب سابق سٹیج کے دائیں طرف مختلف زبانیں بولنے والے غیر ملکی معزز مہمان کرسیوں پر تشریف فرما تھے۔ ان مہمانوں کو ان کی زبان کے ہیڈ فون فراہم کئے گئے تھے۔ دنیا کی کئی زبانوں میں جلسہ کی کارروائی کے ترجمے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کے ہر انتظام میں حسن انتظام جھلک رہا تھا۔ سیکورٹی پر کھڑے نوجوان، پانی پلانے والے ننھے منے بچے اور منتظمین وغیرہ ایک ترتیب اور قاعدہ سے اپنے اپنے کام سرانجام دے رہے تھے۔

جلسہ گاہ کا سٹیج

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر ہر سال سٹیج کو نئے اور منفرد انداز میں سجایا جاتا ہے۔ امسال بھی سٹیج بہت خوبصورتی اور قرینے سے سجایا گیا تھا۔ کیونکہ اس دفعہ گزشتہ سالوں کی نسبت مارکیز کا وسیع انتظام کیا گیا تھا اس لئے سٹیج بھی وسیع و عریض جگہ پر بنایا گیا تھا۔ سٹیج کے پیچھے والے پردہ پر خصوصی توجہ دی گئی تھی۔ دنیا کی چار بنیادی قوموں کے رنگوں پر مشتمل پرندوں کو ایک قوس بناتے ہوئے دائیں سے بائیں منارۃ المسیح کی طرف اڑ کر جاتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ ان پرندوں میں سفید، سیاہ، براؤن اور پیلے رنگ کے پرندے شامل ہیں۔ دراصل تمثیلی رنگ میں دکھایا گیا تھا کہ دنیا کے مختلف رنگ و نسل کے عشاقان احمدیت جوق در جوق خدا تعالیٰ اور اس کے منادی کے پرچم تلے جمع ہو رہے ہیں۔ پردے پر نیلا رنگ غالب تھا گہرے اور ہلکے نیلے رنگ کے امتزاج نے سٹیج کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ سٹیج کے ایک جانب منارۃ المسیح بنایا گیا تھا جس کے اوپر کلمہ طیبہ تحریر تھا۔ اڑتے ہوئے پرندوں کے نیچے درمیان میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ شعر لکھا تھا۔

؎ ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

اس شعر کے نیچے اس کا انگریزی میں ترجمہ زرد رنگ میں لکھا گیا تھا۔ پھولوں اور پودوں سے سجائے گئے اس وسیع و عریض سٹیج کے پیچھے کرسیوں کی ایک لمبی قطار تھی۔ جن پر مختلف ممالک کے معززین تشریف فرما تھے۔ ان کے ساتھ ہی افریقہ کے دو بادشاہ اپنے روایتی لباس زیب تن کئے بیٹھے تھے۔ ان کے آگے دیگر معزز مہمان تھے جن میں مرکزی وفد کے ارکان اور مختلف ملکوں کے نمائندے تھے۔

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے پہلے دن حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ میں ہی خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اس شمارہ میں دیا جا رہا ہے۔

تقریب پرچم کشائی

جلسہ سالانہ ۲۰۰۰ء کے پروگرام کے مطابق ساڑھے آٹھ بجے رات لوائے احمدیت لہرانے کے لئے حضور انور تشریف لائے اس وقت ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ اس دوران عملہ حفاظت کے ایک رکن حضور انور کے ساتھ نیلے اور سفید رنگ کی ایک بڑی چھتری لئے کھڑے تھے۔ پرچم کشائی کے لئے ایک چھوٹا سا سٹیج بنایا گیا تھا۔ جس پر حضور تشریف لائے آپ کے ہمراہ مکرم امیر صاحب برطانیہ اور مکرم امام صاحب بیت الفضل لندن بھی تھے۔ حضور انور نے اپنے دست مبارک سے آہنی پول کے ساتھ بندھی رسی کھینچی اور لوائے احمدیت اسلام آباد ٹلفورڈ کی فضاؤں میں دوسری اقوام کے جھنڈوں کے درمیان لہرانے لگا۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب کا اختتام ہوا۔

حضور انور کا پہلے دن کا خطاب

جلسہ سالانہ کے پہلے دن اپنے افتتاحی خطاب کے لئے حضور انور جب جلسہ گاہ تشریف لائے تو آپ کا پر زور نعروں سے استقبال کیا گیا۔ مارکی میں موجود تمام احباب کھڑے ہو گئے۔ حضور نے السلام علیکم کہا اور ہاتھ ہلا کر نعروں کا جواب دیا۔ سورۃ روم کی آیات کی تلاوت کی گئی اور ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے۔ ؎

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے   کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

اس دوران جلسہ گاہ حاضرین سے مکمل بھر چکا تھا۔ مارکی سے باہر بھی لوگ بڑی تعداد میں اندر جانے کے انتظار میں کھڑے تھے۔ اسٹیج پر امیر صاحب برطانیہ' امام صاحب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے علاوہ مختلف ممالک کے امراء مرکزی وفد کے ارکان اور دیگر معزز مہمان تشریف فرما تھے۔ حضور انور کا خطاب ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا۔

حضور انور نے خطاب سے پہلے افتتاحی اجلاس کے وقت جلسہ کی حاضری بیان فرمائی۔ جس کے مطابق ۷۶ ممالک سے ۲۰ ہزار ۶ سو ۷۳ احباب شامل ہو رہے تھے یعنی گزشتہ سال کی نسبت حاضری ۶ ہزار زیادہ تھی۔ حضور انور نے اس امر کو ایک بڑی خوشخبری قرار دیا۔ حضور انور کا خطاب انگریزی' عربی' بنگالی' فرنچ' جرمن'

ترکی اور انڈونیشین میں M.T.A پر رواں ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا۔

حضور انور کا خواتین سے خطاب

حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق پونے چار بجے سہ پہر خواتین سے خطاب کے لئے خواتین کی مارکی (جلسہ گاہ) میں تشریف لائے آغاز میں سورۃ الحجرات کی تلاوت کی گئی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کی نظم پڑھنے کے لئے حضور نے عزیزہ شازیہ کو سٹیج پر بلایا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی یہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ ؎

اے خدا اے کارسازو عیب پوش و کردگار اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

مرد حضرات نے اپنی مارکی میں حضور کا خطاب سنا۔ حضور نے آنحضرتؐ کی بعض احادیث جن میں عورتوں کے لئے نصائح بیان ہوئی تھی بیان فرمائی۔

دوسرے دن کا خطاب

دوسرے دن کے خطاب کے لئے حضور انور ٹھیک آٹھ بجے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لائے۔ حاضرین جلسہ نے کھڑے ہو کر اور پر جوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔ تلاوت اور اس کے ترجمہ کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود کی یہ نظم پڑھی گئی

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا

اس نظم کے بعد حضور انور کا تازہ کلام بھی خوش الحانی سے پڑھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں گزشتہ ایک سال میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کا تذکرہ فرمایا۔ جن کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۷۰ ممالک میں باقاعدہ احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ ۱۹۸۴ء میں ہجرت کے وقت ان ممالک کی تعداد ۹۱ تھی گزشتہ ۱۶ سالوں میں خدا کے فضل سے ۷۹ نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا ہوئے۔ اور امسال ۱۲ نئے ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے اسی طرح حضور انور نے ۲۰ ہزار سے زائد واقفین نو کا بھی تذکرہ فرمایا۔ اس کی تفصیل اس شمارہ میں ملاحظہ فرماویں۔

تیسرے اور آخری دن کا خطاب

جلسہ سالانہ کے آخری دن خطاب کے لئے حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق رات آٹھ بجے تشریف لائے۔ تلاوت ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود کی یہ نظم خوش الحانی سے پڑھی گئی۔

؏ آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے

حضور انور کے خطاب سے پہلے مکرم امیر صاحب برطانیہ نے درج ذیل سربراہان مملکت کے انگریزی اور اردو میں پیغامات پڑھ کر سنائے۔

۱۔ وزیر اعظم برطانیہ ۲۔ صدر مملکت برکینا فاسو ۳۔ صدر مملکت متحدہ جمہوریہ تنزانیہ ۴۔ گورنر جنرل

طوالو ۵۔ صدر مملکت ری پبلک گنی بساؤ

ان پیغامات کے بعد حضور انور نے اختتامی خطاب شروع فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود کی سیرت آپ کے رفقا کی روایات کی روشنی میں بیان فرمائی۔ یہ خطاب دراصل گزشتہ جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب کا تسلسل تھا۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

حضور انور کا تازہ کلام

حضور انور نے اس دفعہ مختلف ممالک سے آنے والے غلاموں کی دلداری کے لئے اپنا تازہ کلام تحریر فرمایا تھا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضور انور نے اپنے اس تازہ کلام کی تشریح یوں فرمائی۔ آج پاکستان سے آئے ہوئے پنجابی، پٹھان، سندھی اور تھلوں سے غریب بڑے ذوق و شوق سے یہاں آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ نظم احمد فراز کی نظم کی تضمین ہے۔ وہ بہت عظیم، عہد ساز شاعر ہے۔ فصاحت و بلاغت کے آسمان کو چھوتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے۔ حضور انور نے یہ تازہ نظم خاص طور پر ان احباب کے لئے تحریر فرمائی ہے جو پاکستان کے مختلف دور و نزدیک کے علاقوں سے اپنے آقا سے ملنے اور دید کی مدتوں سے لگی پیاس بجھانے انگلینڈ کے جلسہ پر تشریف لے گئے تھے۔ اس نظم میں حضور نے گویا ان احباب کی زبان میں ان کے جذبات کی بالکل صحیح عکاسی فرمائی ہے۔ اس کلام کا پہلا شعر کچھ اس طرح ہے۔

وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر　　　تو ہم بھی اب اسے انگلینڈ چل کے دیکھتے ہیں

جلسہ سالانہ کی دیگر تقاریر

حضور انور کے خطابات کے علاوہ جلسہ سالانہ کے پروگرام کے مطابق کل چھ تقاریر پیش کی گئیں۔ جن میں چار انگریزی میں اور دو اردو میں تھیں۔ تمام تقاریر علمی، تحقیقی مواد پر مشتمل تھیں۔ مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کی اردو میں تقریر کا عنوان "اپنے متبعین کی تربیت کے ضمن میں سیرۃ حضرت نبی کریمؐ کی پاکیزہ مثالیں" تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں نہایت پر معارف مواد پیش فرمایا۔ اسی طرح ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی اردو تقریر کا عنوان تھا "احمدیت۔ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا۔" جو آپ نے بہت خوبصورت انداز میں پیش فرمائی۔

حضور مستورات کے جلسہ گاہ میں

اختتامی خطاب و دعا کے بعد جب حضور انور مردانہ جلسہ گاہ سے باہر تشریف لانے لگے تو پنڈال زبردست نعروں سے کئی منٹ تک گونجتا رہا۔ احباب نے کھڑے ہو کر اور ہاتھ ہلا کر حضور کو الوداع کہا۔ حضور انور خواتین کے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضور جلسہ گاہ کے اندر تشریف لے گئے۔ مختلف زبانوں میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ترانے پیش کئے گئے۔ یہ ترانے غانین، جرمن، بنگالی، فرنچ انگریزی، چینی اور اردو زبانوں کے علاوہ کئی اور زبانوں میں بھی پیش کئے گئے آخر پر حضرت مصلح موعود کی لا الٰہَ الاّ اللّٰہُ والی یہ پر معارف نظم بھی بچیوں نے خوش الحانی سے ‌‌پڑھی۔

ہے دستِ قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ　　　ہے دردِ دل کی دوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(بحوالہ الفضل ۴۔ اگست ۲۰۰۰ء)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۵ویں جلسہ سالانہ ۲۰۰۰ء کی ایمان افروز روئیداد

احمدیت کا یہ انقلابی دور حضرت مسیح موعودؑ کے سو سال پہلے کے الہامات کا نتیجہ ہے

اس سال چار کروڑ تیرہ لاکھ سے زائد افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات کا خلاصہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کا سہ روزہ جلسہ سالانہ مورخہ ۲۸۔ ۲۹ اور ۳۰۔ جولائی ۲۰۰۰ء کو اسلام آباد لندن میں منعقد ہو کر اپنی ایمان افروز اور دلکش یادوں کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمدللّٰہ علیٰ ذٰلک۔

اس جلسہ سالانہ میں ۷۷ ممالک سے ساڑھے تیس ہزار شمع توحید کے پروانوں نے شرکت کی اس طرح یہ جلسہ بھی ایک عظیم الشان عالمی حیثیت کا آئینہ دار بنا۔ حضور انور کے خطابات کے علاوہ اس جلسہ کو ایک خاص امتیاز بھی حاصل ہوا کہ چار کروڑ تیرہ لاکھ سے زائد افراد M.T.A کے توسط سے عالمی بیعت میں شریک ہو کر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کا پہلا دن

خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کے بارہ میں حضور انور کے ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے پہلے روز جلسہ گاہ اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جسے ایم۔ ٹی۔ اے۔ انٹرنیشنل نے براہ راست نشر کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں بعض الہامات ہیں۔ بعض اشعار ہیں۔ اور بعض دعاؤں کا صرف ترجمہ بیان ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درثمین سے دو دعائیہ اشعار سنائے ایک شعر یہ ہے۔ ؎

اس دین کی شان و شوکت یا رب مجھے دکھا دے　　سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طویل دعا یہاں بیان کی۔ اس میں عرض ہے۔

"اے خدا مجھے ایسی آنکھیں دکھا جو تیری یاد میں روتی ہوں اور وہ دل دکھا جو تیری یاد میں کانپ جائیں۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ انڈونیشیا کے حالیہ دورے کے دوران میں نے وہ آنکھیں دیکھیں جو بے اختیار خدا کے خوف سے روتی تھیں۔ اور آنسو بہاتی تھیں۔ خدا ان آنکھوں پر رحم کرے۔ ان کی دعاؤں کو قبول کرے جو دین حق کی خاطر مانگی گئی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۰۰ء میں مانگی گئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ دیکھیں گے کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت کے طفیل اسی قسم کے اللہ کے فضل نازل ہو رہے ہیں۔ ان افضال الٰہی کے متعلق حضور نے فرمایا کہ میں کل کی تقریر میں بیان کروں گا۔ حضور نے فرمایا۔ آپ ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۲ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت کے حیرت انگیز معجزات دیکھیں گے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہ طویل دعا بیان فرمائی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۰ء میں مانگی۔......... آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے مہمانوں اور میزبانوں کے لئے بعض قیمتی نصائح فرمائیں۔ جس میں مہمانوں سے عزت و احترام سے پیش آنے جلسے کے تینوں دن استغفار کرنے اور بلند آواز سے قہقہے بلند کرنے سے رکنے کی نصائح فرمائیں۔ نیز فرمایا کہ اگر کسی مہمان کو کار پر لفٹ دیں۔ تو ہرگز اس سے کرایہ وصول نہ کریں۔ مہمان اور میزبان دونوں ذکر الٰہی کریں۔ درود شریف کا ورد کرتے رہیں۔ نماز باجماعت کبھی ترک نہ کریں۔ غض بصر اور پردے کا خیال رکھیں۔ حفاظت صرف اللہ کی ہے۔ تاہم دائیں بائیں چوکس ہو کر نظر رکھیں اپنے اپنے علاقے میں اللہ کے نشانات کا ذکر کرتے رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب

یہ ناقابل یقین کامیابیاں حضرت مسیح موعودؑ کے سو سال پہلے کے الہامات کا نتیجہ ہیں

جماعت احمدیہ کی دینی روایات دعاؤں، ذکر الٰہی اور درود شریف کے ورد کے ماحول میں آج یہاں جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۵ ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاحی خطاب سے قبل لوائے احمدیت لہرایا جبکہ برطانیہ کا قومی جھنڈا مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب نے لہرایا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی بعد ازاں ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا یہ ترجمہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اس کے بعد ناروے کے مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب نے حضرت مسیح موعود کے منتخب اردو اشعار ترنم سے سنائے۔ جن میں سے پہلا شعر یہ تھا ؎

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے　　　کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

حضور ایدہ اللہ کا خطاب پاکستان کے وقت کے مطابق رات نو بجے (لندن وقت شام ۵ بجے) شروع ہوا۔ یہ خطاب پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور ایدہ اللہ افتتاحی خطاب ارشاد فرمانے کے لئے منبر پر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ صف کی آیات ۹-۱۰ کی تلاوت فرمائی۔ اور اس کے بعد اس کا ترجمہ بیان فرمایا۔

حضرت مسیح موعود کے الہامات

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا گزشتہ چند سال سے میرا یہ معمول ہے کہ سو سال پہلے حضرت مسیح موعود کو جو الہامات ہوئے ان کا ذکر افتتاحی تقریر میں کرتا ہوں۔ عین سو سال کے بعد ان الہامات کے پورے ہونے کے کرشمے ایک بار پھر نظر آتے ہیں۔ اور یہ الہام ایک نئی شان کے ساتھ پورے ہوتے نظر آتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود کو ہونے والے الہامات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔ آریوں کا بادشاہ ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سال ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی جو غیر معمولی پذیرائی ہوئی ہے یہ انہی الہامات کا نتیجہ ہے۔ ہندوستان میں اس کی غیر معمولی برکت اس سال ظاہر ہوئی ہے۔ یہ ناقابل یقین کامیابیاں ہیں جو اس سال ظاہر ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود نے تتمہ حقیقۃ الوحی میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ کرشن جو آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔ ایک بڑا تخت جو مربع شکل کا ہے اس پر میں ہندوؤں کے درمیان بیٹھا ہوں ایک ہندو کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں؟ ایک دوسرا ہندو میری طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ ہیں۔ اس کے بعد ہندو مجھے نذرانے اور مال دیتے ہیں۔ فرمایا کرشن کی دو صفات بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ رودر یعنی درندوں کو قتل کرنے والا

۲۔ گوپال۔ یعنی گائے پالنے والا۔ یہ دونوں صفتیں مجھے عطا کی گئی ہیں۔

۲۰۔ مارچ ۱۹۰۰ء کو الہام ہوا بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ کیا مجھے رد کرو گے۔

بااقبال انجام

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا تھوڑی سی غنودگی ہوئی اور ایک سفید ورق دکھایا گیا جس کی آخری سطر ہے۔ اقبال۔ اس میں بااقبال انجام کی طرف اشارہ ہے۔ الہام ہوا

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے　　کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

جو مجھے کافر کہتے تھے وہ اس الزام میں پکڑے جائیں گے۔ یہ پیشگوئی ہے۔ ہر پڑھنے والا یاد رکھے۔ الہام ہوا۔ جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے۔ مجھے کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت پوری ہو گی۔ کوئی ایسی چمکتی دلیل ظاہر ہو گی جو فیصلہ کر دے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کو درد سر کی شکایت تھی۔ اس دوران بار بار الہام ہوا جس کا ترجمہ ہے۔ میں امرا کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں امیر لوگوں کا ذکر نہیں بلکہ فرمایا صاحب امر لوگوں کے ساتھ اچانک تیری طرف آؤں گا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ایک دفعہ مجھے مرض ذیابیطس کی وجہ سے سخت تکلیف تھی اور شانوں پر کاربنکل کی قسم کے آثار نظر آتے تھے۔ اس پر اللہ کی طرف سے الہام ہوا قسم ہے موت کی جب ہٹائی جائے گی۔ اس وقت سے ہماری زندگی کا ہر سیکنڈ الہام کی صداقت کا ثبوت ہے۔

ترقیات کی خبریں

حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید (۔) پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ الہام ہوا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا لیکن دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کردے گا۔

الہام ہوا ایک عزت کا خطاب۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تیرا نام بڑھا دے گا۔ میں اپنی چمکار دکھاؤں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا فرشتوں نے تیری مدد کی۔ خدا تیرے سب کام درست کردے گا۔ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ لوگ آئے اور دعویٰ کرگئے خدا نے ان کو پکڑا۔

ہم نے ( ) اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ لوگوں نے اسے کذاب کہا اللہ نے کہا میرا دوست پوشیدہ ہے۔ میں ہر ایک قوم سے گروہ در گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ یہ خدا کا کلام ہے جو عزیز و رحیم ہے۔

اللہ نے الہاما بتلایا کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم بڑی جماعت ہیں انتقام لینے والے ہیں۔ یہ سب بھاگ جائیں گے لوگوں نے کہا ہم تجھے ہلاک کردیں گے۔ خدا نے کہا میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ میں عنقریب اپنی فوجوں کے ساتھ آؤں گا۔

اللہ نے الہام فرمایا یہ کلام خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحیم ہے۔ اس نے تجھے ان کی طرف بھیجا تا تو ان کو ڈرائے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے۔

فیصلے کا دن

اللہ نے فرمایا میرا دن بڑے فیصلے کا دن ہے۔ تو سیدھی راہ پر ہے۔ ہم نے جو وعدے کئے ہیں ہو سکتا ہے کہ ان میں کچھ تیری زندگی میں پورے کرکے دکھلاویں یا تجھے وفات دے دیں اور پھر وعدے پورے کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا اس بات کو یاد رکھیں۔ یہ وعدے بڑی شان سے پورے ہوں گے۔

ظالموں کے بارے میں کلام نہ کر۔ انہوں نے تجھے ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے وہ کہتے ہیں کیا یہی ہے جسے خدا نے

مبعوث کیا۔ یاد کرو وہ شخص جس نے تیرے پر تکفیر کی۔ سب سے پہلے کفر نامہ پر مہر لگائی۔ اللہ نے فرمایا ابو لہب ہلاک ہو گیا۔ اس کو نہیں چاہیئے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے۔ ہامان نے جب تکفیر پر مہر لگائی تو بڑا فساد برپا ہوا۔ بہت باتیں ہیں جنہیں تم نہیں چاہتے مگر تمہارے لئے اچھی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا یہ خبریں بار بار پوری ہو چکی ہیں۔ اب خدا معلوم یہ خبر کس رنگ میں پوری فرمائے گا۔ ہم ضرور اسے پورا ہوتے دیکھیں گے۔

غلبہ کی بشارات

اس موقعہ پر احباب کرام نے زبردست نعرے بلند کئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات بیان کرتے ہوئے فرمایا میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت چاہے گا۔ اس کی مدد کروں گا جو تیری مدد کرے گا۔ خدا ایسا نہیں کہ چھوڑ دے جب تک پاک اور پلید میں فرق کرکے نہ دکھلاوے۔ میں ہی خدا ہوں۔ تو سراسر میرے لئے ہو جا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا اللہ نے فرمایا ہم نے (اس عاجز کو) اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ قوم اس سے روگرداں ہو گئی اسے کذاب، دنیا کے لالچ میں مبتلا قرار دیا اور کہا کہ یہ ایسے حیلوں سے دنیا کماتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرا پیارا میرے بہت قریب ہے۔ وہ قریب ہے مگر مخالفوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے ایک شعر میں اس کیفیت کی تشریح کی ہے کہ ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

یعنی ہم خدا کی امان میں آگئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کو ہونے والے ۱۹۰۰ء کے الہامات کا تذکرہ جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے فرمایا۔ تیرا خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے۔ خدا نے قدیم سے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ جو خدا کی طرف سے ہیں مغلوب نہیں ہوں گے۔ خدا وہی خدا ہے جس نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا غالب کرے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں اپنی طرف سے نہیں خدا کی طرف سے سب باتیں کہتا ہوں۔ تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ لوگ مدد کریں گے خدا بھی مدد کرے گا۔ خدا ایسا نہ کرے گا کہ تجھ کو چھوڑ دے تو ایسا مقام اور مرتبہ رکھتا ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔

اللہ نے فرمایا تجھے بشارت ہو تو میری مراد ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید تیرے لبوں سے نعمت اور حقائق و معارف جاری ہوتے ہیں تو برکت دیا گیا ہے۔

اللہ نے فرمایا تو وہ مسیح موعودؑ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جائے گا تو نے نہیں دیکھا کہ دشمن پر اس کی زمین تنگ سے تنگ تر ہوتی جا رہی ہے۔ میرے نشانات کا انتظار کرو۔ تو

برگزیدہ ہے صبر کر جب تک ہمارا حکم نہ آجاوے۔ اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو ڈرا۔ اپنی قوم کو ڈرا۔ میں کھلا کھلا نذیر ہوں۔ خدا ان کے لئے کفایت کرے گا۔ ان کو واپس لائے گا۔ خدا کا وعدہ حق ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ حق ہے اور تو شک کرنے والوں میں سے نہ بن۔ وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ نظارے بکثرت دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں کہ اللہ کی نصرت وحی و کشوف کے ذریعے ظاہر ہو رہی ہے۔ اور ہوتی چلی جائے گی۔

۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کو الہاما فرمایا خدا تیرے ذکر کو اونچا کرے گا۔ تو میری مراد ہے۔ میں نے تیرا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ وقت آگیا ہے کہ تجھے لوگوں میں شہرت دی جائے۔ نزدیک ہے کہ تو تمام لوگوں میں شہرت پا جائے۔ تکفیر کے فتنے سے جو تکلیف تجھے پہنچی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ صبر کر جس طرح خدا کے اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ اس مصیبت کے صلے میں ایسی بخشش ملے گی جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ تیری جماعت کو مخالفوں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ میں اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ خدا اس کا نگہبان ہے۔ خدا کی عنایت اس کی نگہبان ہے۔ وہ رحمٰن رحیم ہے۔ لوگ تجھے ڈرائیں گے تو مت ڈر کہ تو غالب رہے گا۔ میری طرف سے یہ وعدہ ہو چکا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔

اللہ نے فرمایا تو مجھ سے وہ نسبت رکھتا ہے جس کی دنیا کو خبر نہیں۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ تم اپنی جگہ کام کرو میں اپنی جگہ کام کروں گا تب علم ہوگا۔ کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ اگر تم نے منہ پھیر لیا تو وہ بھی منہ پھیر لے گا۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے ہم عنقریب دلوں میں رعب ڈالیں گے۔........ ہم کہتے ہیں ہو جا۔ تو وہ بات ہو جاتی ہے ہم مقررہ وقت تک مہلت دے رہے ہیں۔ میری نصرت آئے گی۔ جب (مخالفین) اللہ کی نصرت کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں بخش دے۔ اللہ معاف کرنے والا ہے۔ مومنوں کے لئے بشارت دو اللہ ہر گز انہیں رسوا نہیں کرے گا۔

۱۱ دسمبر ۱۹۰۰ء کو الہام ہوا۔ میں ہرگز اس وقت تک نہ مروں گا جب تک اللہ مجھے جھوٹے الزامات سے بری ثابت نہ کر دے۔

بعد گیارہ انشاء اللہ۔ اس کی تفہیم نہیں ہوئی۔ گیارہ دن یا سال یا مہینے۔ یہی ہندسہ گیارہ کا دکھایا گیا ہے۔ بہر حال ایک نشان بریت کے لئے ظاہر ہو گا۔

۱۹۰۰ء کا آخری الہام

ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے۔ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔ ہم عنقریب ان کو نشان دکھائیں گے۔ کھلی

باقی صفحہ 29 پر

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضور انور کا خطاب (۲۹ جولائی ۲۰۰۰ء)

۱۷۰ ممالک میں احمدیت کا قیام۔ براعظم افریقہ کے تمام ۵۴ ممالک میں احمدیت قائم ہو چکی ہے

اس سال ۱۲ نئے ممالک میں احمدیت قائم ہوئی نئے ملک جیبوتی میں ۵۰ ہزار بیعتیں ہوئیں

۵۳ زبانوں میں ترجمہ قرآن۔ آئندہ تین سالوں میں یہ تعداد ۹۰ تک پہنچ جائے گی

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطاب فرمایا اس میں سال بھر میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال و انعامات کا نہایت ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ فرمایا۔ دوسرے دن کے خطاب کے اجلاس کا آغاز لندن کے وقت کے مطابق سہ پہر ۴ بجے (پاکستانی وقت ۸ بجے شب) ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فیروز عالم صاحب نے کی جن کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے۔ مکرم نصیر احمد صاحب قمر مدیر الفضل انٹرنیشنل لندن نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ؎

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

ترنم سے پیش کیا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کا تازہ کلام مکرم طارق احمد طاہر صاحب نے پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج پاکستان سے آئے ہوئے پنجابی' پٹھان' سندھی اور تھلوں سے آئے ہوئے افراد بڑے ذوق و شوق سے جلسہ سالانہ میں شامل ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے احمد فراز کی ایک نظم کی تضمین کی ہے۔ حضور نے احمد فراز کے بارے میں فرمایا بہت عظیم عہد ساز شاعر ہیں۔ جب یہ فصاحت و بلاغت کے آسمان کو چھوتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے۔

اس کے بعد مکرم طارق احمد طاہر صاحب نے حضور ایدہ اللہ کا تازہ کلام ترنم سے سنایا جس کا پہلا شعر ہے ؎

وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر تو ہم بھی اب اسے انگلینڈ چل کے دیکھتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوسرے دن کا خطاب ارشاد فرمانے کے لئے ڈائس پر تشریف لائے اور تشہد اور تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ نصر کی تلاوت فرمائی اس کے بعد فرمایا۔

آج اللہ کے فضلوں کے بیان کا دن ہے۔ اللہ نے جو غیر معمولی فضل ہمارے لئے مقدر فرمائے ہیں وہ آسمان

سے بارش کی طرح برستے رہے ہیں اور برستے رہیں گے۔ ان کی ایک جھلک آج پیش کرتا ہوں۔

۱۷۰ ممالک میں احمدیت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج خدا کے فضل سے ۱۷۰ ممالک میں باقاعدہ احمدیت کا پودا لگ چکا ہے ۱۹۸۴ء میں میری عارضی ہجرت کے وقت ان ممالک کی تعداد ۹۱ تھی۔ ۱۶ سال میں جماعت کو نابود کرنے کی تمام کوششوں کے باوجود ۷۹ نئے ممالک اللہ نے ہمیں عطا فرمادئے۔

بارہ نئے ممالک

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ۱۲ نئے ممالک میں اس سال احمدیت قائم ہوئی ہے۔ ان ممالک کے نام یہ ہیں۔ سنٹرل افریقن ری پبلک۔ ساؤ تومے۔ سیشلز۔ سوازی لینڈ۔ بوٹسوانہ۔ نمیبیا۔ ویسٹرن صحارا۔ جیبوتی۔ اریٹریا۔ کوسووو۔ مناکو۔ انڈورا۔

پہلے نو ممالک کا تعلق افریقہ سے ہے۔ براعظم افریقہ میں کل ۵۴ ممالک ہیں پچھلے سال تک ان میں سے ۴۵ ممالک میں احمدیت قائم ہو چکی تھی اس سال باقی ۹ ممالک میں بھی احمدیت کا پودا لگ گیا ہے۔ اس طرح سے اس صدی کے آخر تک براعظم افریقہ دنیا کے تمام براعظموں میں واحد براعظم ہے جس کے تمام ممالک میں احمدیہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔

سنٹرل افریقن ریپبلک

یہ ملک بینن کی ذمہ داری تھا۔ اس میں ایک علاقہ کا انتخاب کر کے رابطہ کیا گیا اور دعوت الی اللہ کی مجالس لگائی گئیں۔ خدا کے فضل سے ۶۲ بیعتیں ہو گئی ہیں۔ ان میں ایک بیت الذکر کا امام بھی شامل ہے۔ یہاں صدر جماعت کا تقرر ہو گیا ہے اور نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

ساؤ تومے

یہ ملک بھی بینن کی ذمہ داری تھا۔ امیر صاحب بینن نے رابطہ کیا تو باوجود کوشش کے کوئی کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ ایک روز بڑے الحاح سے دعا کی گئی تو یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی دے گا۔ عصر کے بعد بیٹھے تھے کہ ایک شخص کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ امیر صاحب کہتے ہیں میں نے کہا کہ یہ اس ملک کا پہلا احمدی ہے۔ اس نے قریب آکر کہا کہ آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے جو کہا ہے وہ سچ ہے۔ میں احمدیت قبول کرتا ہوں۔ اس کا نام ابراہیم ہے۔ اس کے ساتھیوں نے بھی بیعتیں کیں۔ کل ۱۰ بیعتیں ہوئیں۔

سیشلز

یہ جزیرہ ماریشس کی ذمہ داری تھا۔ ۲۷ بیعتیں ہوئیں۔ جماعت رجسٹر ہو گئی ہے۔

بوٹسوانہ

اس کی ذمہ داری ساؤتھ افریقہ پر تھی۔ نومبر ۱۹۹۹ء میں پہلا وفد بھجوایا گیا اس نے مختلف مقامات کا دورہ کیا اور سوال و جواب کی مجالس کا انعقاد ہوا۔ ۱۲ مقامات پر گئے۔ مقامی باشندوں کو دعوت الی اللہ کی گئی۔ ۶۰ دوست بیعت کر چکے ہیں۔

نمیبیا مکرم رشید صاحب پہلے دوست ہیں جنہوں نے بیعت کی اور لوگوں کو بھی توفیق ملی۔

سوازی لینڈ یہ ملک ساؤتھ افریقہ کے سپرد تھا۔ یہاں پر نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ نئے احمدی ہونے والے بڑے جوش سے دعوت الی اللہ کر رہے ہیں۔

ویسٹرن صحارا یہ ملک سینیگال کے سپرد تھا۔ اس سال کامیابی حاصل ہوئی۔ موریطانیہ میں بھی دعوت الی اللہ کی مہم بھجوائی گئی۔ ۱۳۔ افراد جن کا تعلق ۳ خاندانوں سے ہے بیعت کر چکے ہیں۔

جیبوتی یہ ملک کینیا کے سپرد تھا۔ وفود بھجوائے گئے یہاں پر بیعتوں کی تعداد ۵۰ ہزار سے بڑھ گئی ہے۔ بیعتوں کا سلسلہ جاری ہے۔

اریٹریا یہ بھی کینیا کے سپرد تھا۔ وفود کو پہلے ہی سفر میں کامیابی حاصل ہوئی۔ ۳۶ ہزار ۶۰۰ بیعتیں ہو چکی ہیں۔

کوسووو یہ ملک جرمنی کے سپرد تھا۔ یہ نواں ملک ہے جہاں پر جرمنی نے احمدیہ جماعت قائم کی ہے۔ ۲۱ بیعتیں ہو چکی ہیں۔

مناکو یہ فرانس کے سپرد تھا۔ پہلے ہی سفر میں کامیابی حاصل ہو گئی۔ ۴ افراد کا قافلہ مسلسل دعاؤں اور درود شریف کا ورد کرتا رہا۔ فجر کے بعد دو افراد نے احمدیت قبول کرلی۔ گھروں میں دعوت الی اللہ کی مجالس کا انعقاد کیا گیا۔

انڈورا یہ ملک بھی فرانس کے سپرد تھا۔ یکم جولائی ۲۰۰۰ء کو وفد روانہ ہوا۔ دو اماموں سے رابطہ ہوا۔ ان میں سے ایک پروفیسر ہیں اور ایک صاحب ایک مقامی تنظیم کے صدر ہیں۔ سوال و جواب کی پہلی محفل پانچ گھنٹے جاری رہی۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ تو بعض احباب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے انہوں نے فوراً کہا کہ ہماری بیعت لے لیں۔ نو احمدیوں نے مزید بیعت فارم حاصل کئے کہ احمدیت کے پیغام کو آگے پھیلائیں گے۔

دیگر دورے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ناروے اور سویڈن کے وفد نے فن لینڈ کا دورہ کیا۔ آئر لینڈ کے وفد نے ہنگری اور رومانیہ کا دورہ کیا۔ کینیڈا کے وفد نے ایکواڈور اور جمیکا کا دورہ کیا۔ جمیکا میں ۸۶ بیعتیں حاصل ہوئیں۔

بیوت الذکر اور دعوت الی اللہ کے مراکز میں اضافہ

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا اس بارے میں افریقہ اور ہندوستان کی جماعتیں ساری دنیا پر بازی لے گئی ہیں ان ممالک میں تھوڑے اخراجات میں بیوت الذکر بنائی جا سکتی ہیں۔ امریکہ میں ۳۶۔ کینیڈا میں ۱۰۔ امریکہ میں مزید دو بیوت الذکر کی تعمیر شروع ہے۔ کینیڈا میں نیاگرافال جانے والی سڑک پر زمین خرید لی گئی ہے۔ جرمنی میں یکصد بیوت الذکر کا منصوبہ تیزی سے رواں دواں ہے اگلے سال

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی دے گا۔ انشاء اللہ۔

تراجم قرآن مجید

اس وقت جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے گئے تراجم قرآن مجید کی تعداد ۵۳ ہے۔ سوڈا نیز زبان میں دس دس پاروں کے دو VOLUME طبع ہوئے۔ اٹھارہ مزید زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ ۳ زبانوں میں مستند مترجمین کے نمونے منگوا کر چیک کراوئے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ تین سال میں کل تعداد ۹۰ تک پہنچ جائے گی۔ بعض تراجم پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا میں کثرت سے جماعت کا لٹریچر طبع کیا جا رہا ہے تفصیل کی ضرورت نہیں وکالت اشاعت نے ۹۱ ہزار ۵۲۶ متفرق کتب شائع کیں۔ مختلف جماعتوں نے اپنے طور پر ۱۱ لاکھ ۲۱ ہزار ۲۰۹ کتب شائع کیں۔ منصوبہ یہ ہے کہ اگلے سال کے اختتام سے پہلے دنیا کا دسواں حصہ آبادی کو احمدی لٹریچر پہنچا دیا جائے۔ انشاء اللہ

رقیم پریس

اس کے انچارج ملک مظفر ہیں۔ ان کے تحت افریقہ کے ممالک میں جماعت احمدیہ کے چھاپے خانے مفید کام کر رہے ہیں۔ یہ چھاپے خانے جدید مشینوں سے آراستہ ہیں۔ ان کو پرنٹنگ کے لئے خام مال نہایت سستا لے کر بھجوایا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ان پریسوں کا معیار اتنا اچھا ہے کہ حکومتیں اپنے پریس ہونے کے باوجود ہمارے پریسوں سے اپنا مواد شائع کروا رہی ہیں۔ رقیم پریس نے ۲ لاکھ ۳۱ ہزار کتب و جرائد شائع کئے۔ افریقہ کے پریسوں نے ۱ لاکھ ۸۲ ہزار ۳۰۰ کتب و رسائل شائع کئے۔

پریس اور پبلیکیشنز

چوہدری رشید احمد صاحب کی سربراہی میں ان کی ٹیم بڑی مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ کی سربراہی میں احمدیہ ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس کام کر رہی ہے۔ اس سال ان کی خدمات کے نتیجے میں ۲ لاکھ ۶۵ ہزار پاؤنڈ کی بچت ہوئی۔

وقف نو

اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں ۲۰ ہزار ۵۱۵ بچے شامل ہو چکے ہیں۔ ان میں لڑکوں کی تعداد ۱۴ ہزار ۲۵۹ اور لڑکیوں کی تعداد ۶۲۵۶ ہے۔ اس کے تحت پیدائش سے پہلے بچے وقف کئے جاتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے حیرت انگیز طور پر لڑکے زیادہ ہیں ان کی تعداد لڑکیوں سے دگنی سے بھی زیادہ ہے۔

ہومیو پیتھی

حضور نے فرمایا ہومیو پیتھی کی نئی کتاب کا انگریزی ترجمہ ہو رہا ہے۔ اس سے باقی زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ کیا جا سکے گا۔ حضور نے فرمایا نادار ضرورت مندوں کی مالی امداد کا سلسلہ زور و شور سے جاری ہے۔

ایم۔ٹی۔اے۔

مختلف ممالک میں ایم۔ٹی۔اے۔ کے کارکن ایک دمڑی بھی جماعت سے نہیں لیتے۔ ساری دنیا میں احمدیت کے پروگرام تیار ہو رہے ہیں۔ یورپ اور امریکہ کو ڈیجیٹل نظام

سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ایم ٹی اے کے بارے میں مختلف لوگوں کے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا ایک عرب شہزادہ خالد کے مشیر نے ایم ٹی اے کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا قادیانیوں کے چینل نے وہ کام کیا جو ساری مسلم دنیا بھی مل کر نہ کر سکی۔ ایک عرب شیخ نے کہا جماعت احمدیہ بہت منظم جماعت ہے۔ ان کے اپنے چینل ہر جگہ موجود ہیں۔ چین کی خبر رساں ایجنسی نے بھی ہم سے رابطہ کیا ہے۔ ہمارے ذریعے سے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال دنیا بھر کو سکھایا جا رہا ہے۔ اب خدا کے فضل سے وائلڈ لائف پروگرام بھی ہم خود تیار کر رہے ہیں۔ باہر سے خریدنے پر یہ پروگرام بہت مہنگے پڑتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے مرکز لندن میں ۱۲ شعبے ہیں جن میں ۱۵۱ رضا کار باری باری ٹرانسمشن کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ٹی وی۔ ریڈیو۔ اخبارات

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا بھر کے ٹیلی ویژن ریڈیو اور اخبارات میں بھی جماعت احمدیہ کا نکتہ نظر بیان ہوتا رہتا ہے۔ مختلف ٹی وی سٹیشنوں سے جماعت کے ۵۱۵ پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوئے جس پر ۱۶۴۸ گھنٹے صرف ہوئے۔ اس کے علاوہ ریڈیو کے ۹۴۵ پروگرام نشر ہوئے اور دنیا بھر کے ۷۶۶۔ اخبارات نے جماعت احمدیہ کے بارے میں اچھے آرٹیکل شائع کئے۔

ناداروں کی امداد

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ناداروں اور مستحقین کی غیر معمولی امداد کی توفیق مل رہی ہے۔ ان میں افریقن ممالک' بنگلہ دیش اور ہندوستان کے غرباء شامل ہیں۔ افریقہ کے ممالک میں غربت مٹانے کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔ خون کے عطیات بھی دیئے جاتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کی رفاہی تنظیم ہیومینیٹی فرسٹ نے سیرالیون' لائبیریا اور تنزانیہ کے ممالک میں ہزاروں افراد کو خوراک اور طبی امداد مہیا کی۔ سینکڑوں مریضوں کی آنکھوں کے آپریشن کئے گئے۔ مصنوعی اعضاء لگائے گئے۔ اس ضمن میں احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن اور امریکہ اور ماریشس کے ڈاکٹروں کی خدمات قابل ذکر ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دعوت الی اللہ کے ثمرات کے سلسلے میں بعض ممالک خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ میں ۱۱۲۹ نئے مقامات پر جماعت قائم ہوئی ان میں سے ۱۵۴ مقامات پر نظام جماعت قائم کر دیا گیا۔ سال بھر میں ۸۲۶ (بیوت الذکر) کا اضافہ ہوا۔ اس وقت آئیوری کوسٹ میں جماعت کی بیوت الذکر کی کل تعداد ۲۰۰۳ ہے۔ ۱۴ ریجنز میں بیوت الذکر کی تعمیر کا کام شروع ہے۔ دعوت الی اللہ کی مہمات کے سلسلے میں ۷۰۹ چیفس اور ۸۰۶ ائمہ احمدی ہوئے۔ رویاء کے نتیجے میں کثرت سے اللہ نے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی۔ گاؤں کے گاؤں احمدی ہو گئے۔

مکرم ابوبکر بورا صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ان کے گاؤں میں ایک سفید اور تین افریقن آئے اور سفید

آدمی سے میں نے مصافحہ کیا۔ اس خواب کے عین مطابق ہمارے گاؤں میں دعوت الی اللہ کرنے کے لئے وفد آیا۔ اس گاڑی میں چار افراد سوار تھے۔ ایک سفید (پاکستانیوں کو افریقی سفید کہتے ہیں) باقی تین افریقن تھے۔ اسی خواب کے مطابق میں نے سب سے پہلے سفید سے مصافحہ کیا۔ یہ نشان دیکھ کر اسی وقت دو ہزار تین صد بارہ افراد نے بیعت کر لی۔

بورکینافاسو

مکرم باسط احمد صاحب بتاتے ہیں کہ ایک وفد دعوت الی اللہ کے پروگرام کے ساتھ بورکینافاسو کے ایک قصبہ میں پہنچا۔ وہاں کے ایک امام صاحب ہیں جن کی عمر ۸۰ سال سے تجاوز کر رہی ہے۔ اس سے متعدد مرتبہ رابطہ کیا گیا مگر وہ قبول نہ کرتے تھے۔ اس دفعہ وفد آیا تو انہوں نے تینوں بیویوں سمیت احمدیت قبول کر لی۔ انہوں نے بتایا کہ تین ہفتوں سے میرے پیٹ میں سخت تکلیف تھی۔ اور کمزوری کا احساس تھا۔ آج آپ کے وفد نے قدم رکھا ہی تھا کہ یوں محسوس ہوا کہ بیماری مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے کمزوری کا کوئی اثر بھی باقی نہیں رہا۔ انہوں نے احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا تو علاقے میں ۴۴۸۸۔ افراد احمدی ہو گئے۔

آئیوری کوسٹ نارتھ

اس کے علاقے میں ایک چیف صاحب سے ہمارے وفد کی ملاقات ہوئی۔ ان کی عمر ۱۰۰ سال ہے اور وہ اپنے علاقے میں (دین) کے مستقبل کے بارے میں پریشان تھے۔ ان کو چند برس قبل امام مہدی کی آمد کا پتہ چلا مگر ان سے رابطہ نہ ہو سکا۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ نے مجھے لمبی عمر اس لئے دی ہے کہ میں مہدی کی جماعت سے مل سکوں اب میں اطمینان کی موت پا سکوں گا۔ جماعت اب علاقے کو سنبھال لے۔ چیف صاحب موصوف کے ساتھ ۱۳ ہزار ۵۲۹ افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

آئیوری کوسٹ میں دو گروپ تھے۔ ہمارے وفد نے ان کو خوشخبری دی کہ امام مہدی تشریف لا چکے ہیں اس جگہ ۳۹۶۹ بیعتیں ہوئیں۔

مکرم حامد مقصود صاحب لکھتے ہیں ہمارا وفد ایک گاؤں پہنچا۔ رات کے اندھیرے میں محسوس ہوتا تھا کہ چھوٹا سا گاؤں ہے خیال آیا کہ اگلے گاؤں چلیں۔ وہاں چلنے لگے تو وہاں کے امام نے راستہ روک لیا۔ اور کہا کہ کلمہ کی محبت میں رک جائیں۔ وہاں رک گئے۔ ان کو احمدیت کا پیغام سنایا تو اتنے متاثر ہوئے کہ کہا اب سے اس گاؤں کا نام احمدیہ گاؤں ہو گا۔ اور کہا کہ تمام مرد عورتیں بچے احمدی ہوں گے اور تین نسلوں تک پیدا ہونے والے سب احمدی ہوں گے۔ یہاں پر ۱۵۷۵۔ افراد نے جماعت میں شمولیت کی۔

آئیوری کوسٹ میں مخالفوں کی ناکامی

ایک علاقے کے نوجوانوں نے گاؤں کے مولویوں سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو پر قربان ہونے کیلئے جماعت احمدیہ تو تیار ہے۔ مگر مولویوں کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے احمدیہ وفد کو بلایا۔ اب تک خدا کے فضل و کرم سے اس سارے علاقے میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار ۷۶۰۔ افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

آئیوری کوسٹ کا وہ علاقہ جو کوناکری سے ملحقہ ہے وہاں پر اب جماعت احمدیہ کے خلاف پروپیگنڈہ برداشت نہیں کیا جاتا۔ یہاں پر ۳۵۰ سے زائد مقامات پر دو لاکھ ۵۰ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

آئیوری کوسٹ کے شمال میں ایک علاقہ ہے جہاں کے لوگ سخت متکبر اور بد رسوم میں گھرے ہوئے تھے۔ چند سال قبل ۱۹۹۷ء میں ان لوگوں نے احمدیت قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور بد زبانی کی تھی۔ یہاں سے احمدیہ جماعت کے وفود بہت دکھے دل کے ساتھ واپس آئے مگر دعا کرتے رہے۔ اس سال پھر توجہ کی گئی تو لگتا تھا کہ یہ وہ جگہ ہے ہی نہیں ہر جگہ کامیابی ملی۔ ۳۰ مقامات پر ۱۲ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اور بیعتوں کا سلسلہ خدا کے فضل و کرم سے جاری ہے۔

ایک اور گاؤں میں ساڑھے تین ہزار بیعتیں ہوئیں۔ اسی طرح ایک شدید مخالف کے علاقے میں ایک لاکھ ۱۰ ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔ تمام علاقے میں ۱۹۹۸ء تک احمدیت کا نام بھی نہ سنا جاتا تھا۔ یہ جماعت احمدیہ کے شدید مخالفین کا آبائی علاقہ ہے۔ مزید بیعتوں کا سلسلہ خدا کے فضل و کرم سے جاری ہے۔

آئیوری کوسٹ کے شمال میں پہلے شاذ شاذ ہی کوئی احمدی تھا۔ اب کیفیت بالکل بدل چکی ہے۔ ایک امام صاحب احمدی ہوئے۔ وہ خدا کے فضل سے بہت پرجوش ہیں۔ ان کے زیر اثر ۳۵ دیہات ہیں۔ سارا علاقہ احمدی ہو رہا ہے۔ بیعتوں کی تعداد لاکھوں میں داخل ہو چکی ہے۔

بورکینا فاسو

بورکینا فاسو میں ۲۱۸ مقامات پر پہلی بار جماعت احمدیہ کا پودا لگا۔ یہاں ۲۲۰ (بیوت الذکر) کا اضافہ ہوا۔ اس وقت (بیوت الذکر) کی کل تعداد ۱۹۰۲ ہو چکی ہے۔ یہ وہی علاقہ ہے جہاں ایک مربی سلسلہ کی والدہ نے خواب دیکھا تھا کہ وہ ڈوری کات رہی ہیں۔ ان کا بچہ سارے علاقے میں کامیاب دعوت الی اللہ کر رہا ہے۔ اس علاقے میں خدا کے فضل سے کثرت سے احمدیت پھیل رہی ہے۔

ایک علاقے میں ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ یہاں سے جانے کا پروگرام ملتوی کر دو۔ وہ اس علاقے سے جا رہے تھے۔ اس اثناء میں احمدی جماعت کا وفد پہنچ گیا۔ سارے کا سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔ اس علاقے میں ڈیڑھ لاکھ افراد احمدی ہو چکے ہیں۔

ظفر اقبال ساہی صاحب بورکینا فاسو سے لکھتے ہیں جب ہمارا وفد ایک علاقے میں پہنچا تو مقامی مسجد کے امام سے بات ہوئی۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ دعا کی تھی کہ خدایا یہاں کے مسلمان بہت بگڑ گئے ہیں مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک ان کی اصلاح کرنے والے یہاں نہ آ جائیں۔ جب ہمارا وفد پہنچا تو ان کو دیکھتے ہی انہوں نے پہچان لیا۔ اسی دن ۶ ہزار ۱۴۸۰ افراد نے بیعت کر لی۔

ایک امام نے رویاء میں دیکھا کہ سحری کے وقت ان کو آواز آئی کہ — جاؤ اور گفتگو سننے کی تیاری کرو۔ یہ — پہنچے وہاں کوئی نہیں تھا۔ واپس آ گئے تو پھر آواز آئی کہ پھر جاؤ۔ یہ دوبارہ گئے مگر پھر کوئی نہ تھا۔ واپس آئے

تو تیسری دفعہ سختی سے کہا گیا کہ جاؤ۔ یہ بتاتے ہیں کہ میں وہاں ہی جا کر بیٹھا رہا۔ صبح ہوئی تو جماعت احمدیہ کا وفد آ گیا۔ سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

مکرم ناصر احمد سدھو لکھتے ہیں ایک پوری ریجن میں گاؤں نصف احمدی ہے جب کہ نصف نے بیعت نہیں کی تھی۔ رمضان میں ایک بیت میں تفسیر کبیر عربی کا درس شروع کیا۔ دو دن ہوئے تھے درس بے حد پسند کیا جا رہا تھا۔ کہ مخالفت شروع ہو گئی۔ بڑا امام آ گیا اور درس بند کرنے اور ——— نکلنے کو کہا۔ ناچار بیت سے نکل کر باہر آ کر ایک درخت کے نیچے درس شروع کر دیا۔ چیف کو پتہ چلا تو وہ وہاں آ گیا اور درس سنا۔ اور کہا کہ ہمارے برے دن آنے والے ہیں جو امام نے ان کو بیت سے نکالا ہے۔ پھر کہا کہ ـــ چلو اور درس دو۔ چنانچہ سارا رمضان درس جاری رہا۔ عید کا دن آیا تو لوگوں نے غیر احمدی امام کو روک دیا کہ سارا رمضان تو احمدی امام درس دیتا رہا۔ اب تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔

بینن کی کامیابی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا بینن ان ممالک میں سے ہے جہاں تاریخ ساز کامیابی حاصل ہوئی۔ اس ملک کو گزشتہ سال پانچ ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے ایک لاکھ ۵۶ ہزار احمدی ہوئے۔ اس سال اس ملک کو تین گنا یعنی ۵ لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا۔ اس کے جواب میں ۸ لاکھ ایک ہزار بیعتیں ہو گئیں۔ الحمدللہ۔ ۷۹ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ۱۱۰ بیوت الذکر کا اضافہ ہوا۔ پچھلے سال تک احمدی ہونے والے چیفس کی تعداد صرف دو تھی اس سال خدا کے فضل سے ۳۹ چیف احمدی ہوئے ہیں جن میں سے دو بادشاہ ہیں۔ ۸۶ امام احمدی ہوئے ہائی وے کے گرد ۶۲ شہروں اور دیہات میں احمدیت قائم ہوئی۔ ایک نیشنل اخبار نے جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا' ہماری پہاڑیاں احمدیت کی محبت میں گرفتار ہو گئی ہیں۔

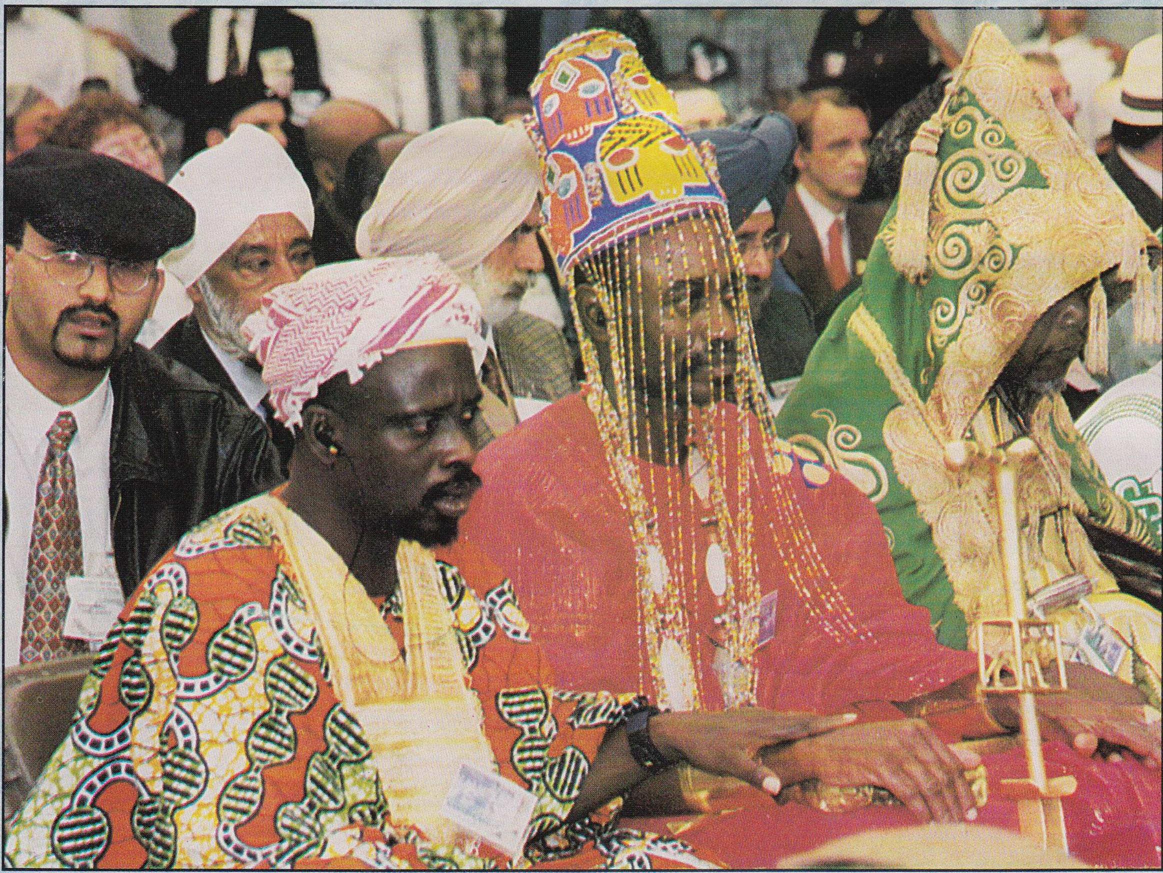
بینن کے جنوبی علاقے میں ایک گاؤں میں جب ہمارا وفد گیا تو لوگوں نے کہا جو باتیں آپ کہتے ہیں وہ درست ہیں لیکن ہمارا امام اس وقت موجود نہیں وہ آئے گا تو آپ دوبارہ آئیں۔ چنانچہ مربیان دوبارہ گئے تو امام کو مخالف پایا۔ اس نے کہا احمدیوں کو تو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ مقامی لوگوں نے کہا کہ ہم تو ان کا انتظار کر رہے تھے۔ سارا گاؤں اکٹھا ہو گیا امام نے کہا میری زندگی میں ایک بھی شخص احمدی نہ ہو گا۔ وفد نے کہا سارا گاؤں احمدی ہو گا لیکن تم نہ ہو گے۔ وہ شخص چند دن کے بعد سخت بیمار ہو گیا اس کو ہسپتال لے جایا گیا۔ وہاں اسے بتایا گیا کہ واپس نہ آنا سارا گاؤں احمدی ہو چکا ہے۔

ایک گاؤں میں ۵ ہزار آبادی تھی۔ وہاں ایک شخص اکیلا احمدی تھا۔ وہ خود نداء دیتا اور خود ہی نماز پڑھتا۔ اس نے دعوت الی اللہ کا آغاز قصبہ کے بادشاہ سے کیا مگر یہ کام آسان نہ تھا سارا علاقہ عیسائی تھا۔ مخالفت ہوئی تو مربی نے پولیس کی مدد حاصل کی۔ آخر کار قصبہ کے بادشاہ کو فیصلہ کرنا تھا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے آخر

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"



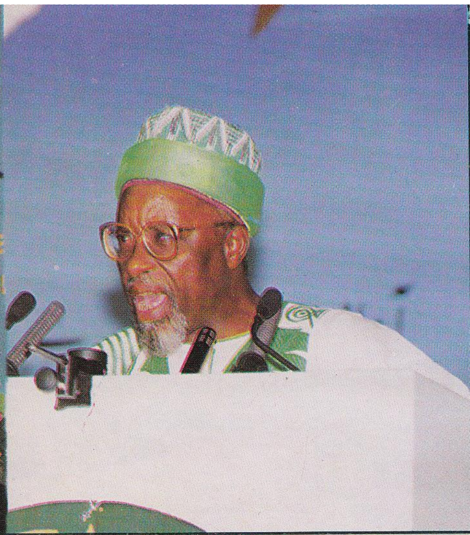
BENIN کے بادشاہ تبرک وصول کرنے کے بعد حاضرین سے خطاب کر رہے ہیں



BENIN کے دونوں بادشاہ اپنے روایتی شاہانہ لباس میں۔ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا تبرک پانے کی سعادت حاصل ہوئی



عزت مآب ابراہیم سوری جالو وزیر مذہبی امور و معاشیات
(صدر مملکت ری پبلک گنی بساؤ کے خصوصی نمائندہ) حاضرین سے خطاب کر رہے ہیں



غانا کے معزز مہمان۔تیجانی فرقہ کے لیڈر استاذ محمد بن السعد خلیفہ



حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبرک پانے والے BENIN کے بادشاہ
CHAPGUI ADKOU BIO ALIDOU اور AJIGLA TOYI KPODEGBE مکرم مولانا عطاالمجیب راشد صاحب کے ساتھ

اس نے کہا کہ جو میں سن رہا ہوں سچ ہے آج سے میرا نام عبدالسلام ہے۔ میں (احمدی) ہوں کون ہے جو میرا ساتھ دے گا۔ سارے قصبہ نے بادشاہ کے ہمراہ احمدیت قبول کر لی۔ اب وہاں پر ۵ ہزار افراد نماز ادا کرتے ہیں۔

بینن کے شمال میں گاؤں کے بادشاہ احمدی ہو گئے اور کہا کہ میرا نام موسیٰ ہو گا۔

امیر صاحب نے بینن کے ٹی وی اور ریڈیو پر وقت لینے کی کوشش کی۔ صدر سے اس موقع پر موجود ائمہ نے کہا کہ ایسا کر کے بہت غلطی کرو گے۔ ایک ماہ میں بڑا امام فوت ہو گیا۔ اس کا بیٹا بھی فوت ہو گیا۔ ان کی مسجد میں فساد ہو گیا۔ جماعت کو نیشنل ٹی وی کی طرف سے دعوت ملی کہ اپنا پروگرام پیش کرو۔ لوگوں نے مطالبہ کیا کہ یہ پروگرام بار بار نشر کیا جائے۔ اب ریڈیو پر بھی بہت عظیم دعوت الی اللہ ہو رہی ہے۔

ٹوگو

یہ ملک بینن کے ماتحت تھا۔ گزشتہ سال یہاں بہت کامیابی حاصل ہوئی۔ ۱۵ ہزار کے ٹارگٹ کے مقابل پر ایک لاکھ دس ہزار بیعتیں ہوئی تھیں۔ اس سال کامیابی کا سلسلہ غیر معمولی طور پر جاری رہا۔ دو لاکھ ۳۰ ہزار کا ٹارگٹ دیا گیا تھا اس کے مقابلے پر یہاں ۱۲ لاکھ ۴ ہزار بیعتیں خدا کے فضل و کرم سے ہو گئیں۔ ۱۸ امام اپنی (بیوت) کے ہمراہ احمدیت میں داخل ہوئے۔

نائیجر

اس ملک میں امسال ۶۰ ہزار بیعتیں ہوئیں ۶ بیوت الذکر تعمیر کی گئیں۔

سینیگال

سینیگال میں ۷۷ نئے مقامات پر احمدیت قائم ہوئی۔ ۴۵ میں نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے۔ ۴۵ بیوت الذکر کا اضافہ ہوا۔ ۲۷ بیوت زیر تعمیر ہیں۔ اس سال خدا کے فضل سے ۴ لاکھ ۷۵ ہزار بیعتیں ہوئیں الحمدللہ۔ ایک سینیگالی نوجوان پاکستان آیا تو اسے پتہ چلا کہ اس کے علاقے میں احمدیت پھیل گئی ہے۔ وہ کہنے لگا کیسے؟ اس کے سوالوں کے دو دن تک جواب دیئے گئے۔ وہ کہنے لگا میں نے ۱۰ سال سعودی عرب میں ضائع کر دیئے۔

امیر صاحب سینیگال نے بتایا کہ ایک شخص کے خاندان والے احمدی ہو چکے تھے۔ کچھ عرصہ بعد ڈاکار میں تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ وہ شخص بھی شامل ہوا مگر کوئی سوال اس نے نہ کیا۔ ایک رات اس نے بتایا کہ میں یہاں پر بہت غلط ارادے سے آیا تھا۔ اب مجھ پر حق کھل گیا ہے۔ واپس جا کر احمدیت کی دعوت دوں گا۔

گنی بساؤ

گنی بساؤ میں ایک بت پرست علاقہ ہے۔ کئی سال سے یہاں دعوت الی اللہ کی جا رہی تھی مگر کوئی کامیابی نہ ہوتی تھی۔ آخر ایک قبیلہ کے ۷۵ افراد احمدی ہو گئے۔ قبول احمدیت کی تقریب کو میڈیا نے بڑی کوریج دی۔ امیر صاحب نے بیان کیا کہ صدارتی انتخاب ہو رہا تھا۔ ایک سابق صدر نے کہا کہ اگر میں صدر ہو گیا تو علاقے سے احمدیوں کو نکال باہر کروں گا۔ دھمکی دینے والا انتخاب ہار گیا اور وہاں پر ایک موید احمدیت صدر

منتخب ہو گیا۔

غانا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا غانا میں ۱۰۸ نئے مقامات پر جماعت قائم ہوئی ان میں سے ۷۹ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم کر دیا گیا۔ دعوت الی اللہ کے ۷ مراکز کا اضافہ ہوا۔ غانا میں ۱۴ چیفس اور ۴۸ آئمہ احمدی ہوئے۔ ایک مرحلہ پر جب کہ احمدیت کی وجہ سے مخالفوں نے امن و امان کا مسئلہ پیدا کیا تو امیر صاحب نے واضح کیا کہ غانا کی تاریخ گواہ ہے کہ کوئی احمدی فساد نہیں کرتا۔ ہم امن پسند لوگ ہیں۔ خدا کے فضل سے اس جگہ اب ۲۰ ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اور کامیابیوں کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ ایک بڑے چیف نے احمدیت قبول کی تو غیر احمدیوں نے اس پر سخت رد عمل کا اظہار کیا۔ ایک وفد ان کے پاس آیا اور پورا زور لگایا کہ وہ احمدیت چھوڑ دیں۔ ان چیف صاحب نے کہا کہ آپ بھی احمدیت قبول کر لیں۔ خدا کے فضل سے اس علاقے میں ہزاروں افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ غانا میں ہی ایک نو مبائع امام پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ احمدیت چھوڑ دیں۔ انہوں نے کہا کہ احمدیت کو چھوڑنا ناممکن ہے۔ آخر انہیں امامت سے ہٹا دیا گیا۔ اور خدا کے گھر سے نکال دیا گیا۔ انہوں نے ایک درخت کے نیچے اکیلے نماز ادا کرنی شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ لوگ ان کے ساتھ ملنے لگ گئے۔ اب وہاں پر ایک بہت خوبصورت بیت الذکر تعمیر ہو گئی ہے۔ پانچ ہزار سے زائد افراد احمدی ہو گئے ہیں۔ چیف جو عیسائی ہیں ان کے پاس معاملہ پہنچا۔ بیعت الذکر ابھی زیر تعمیر تھی۔ مخالفوں نے احمدیوں کو بیت الذکر کی چھت ڈالنے سے منع کیا۔ چیف نے کہا یہ میرا علاقہ ہے جو لوگ احمدیوں کو چھت ڈالنے سے منع کرتے ہیں وہ علاقے سے نکل جائیں آخر کار بیت الذکر کی چھت احمدیوں نے مکمل کی۔

امیر صاحب غانا مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے بتایا کہ ایک علاقے میں قحط کے آثار پیدا ہو رہے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ بارش نہیں ہوئی تھی۔ جانور مر رہے تھے۔ انہوں نے جماعت کے ساتھ مل کر بارش کے لئے دعا کی۔ اسی روز شام کو بادل اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ اگلے روز بارش ہوئی جو ہفتہ بھر جاری رہی۔ یہ بارش اس سارے علاقے میں احمدیت کے لئے نشان بن گئی۔

نائیجیریا

نائیجیریا دعوت الی اللہ کے اعتبار سے غانا سے پیچھے ہے۔ ان کو پہلی مرتبہ ایک لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ان کو ٹارگٹ پورا کرنے کی توفیق ملی۔ ایک لاکھ سات ہزار سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ ایک علاقے میں اعلان کیا گیا کہ احمدی مہمان آئیں گے۔ اس پر مخالف وہاں پہنچ گیا اور اس نے مخالفت شروع کر دی۔ ہمارے مربی نے سارے الزامات کا جواب دیا۔ اب خدا کے فضل سے سارے لوگ احمدی امام کے پیچھے ہی نماز ادا کرتے ہیں۔

سیرالیون

سیرالیون میں ۶۰ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس وقت سیرالیون میں ۲۸۷ بیوت الذکر ہیں۔ ۶۰ کا اضافہ اس سال ہوا۔ ۶ جنوری ۱۹۹۹ء کو باغی جماعت احمدیہ کے صدر کے گھر داخل ہوئے۔ دروازہ

کھٹکھٹایا۔ آخر دروازہ توڑ کر اندر آ گئے۔ دیوار پر حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت کی تصاویر آویزاں تھیں۔ صدر جماعت نے کہا کہ اگر لوگ امام مہدی کو قبول کر لیں تو امن قائم ہو جائے گا۔ باغیوں نے پوچھا تمہارے پاس کتنی رقم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ۲۵ ہزار ہے۔ رقم لینے پر باغیوں میں اختلاف ہو گیا۔ آخر کار وہ کوئی رقم لئے بغیر واپس چلے گئے۔

ایک پیراماؤنٹ چیف غانا کے جلسے میں گئے جلسہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے اپنے علاقے میں جا کر احمدیت کا تذکرہ کیا خدا کے فضل سے اب ان کی پوری چیفڈم احمدیت میں شامل ہو گئی ہے۔

گیمبیا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا گیمبیا کے امیر صاحب آئے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ایک مخالف نے قسم کھائی کہ وہ مرجائے گا مگر جماعت کو بیت الذکر نہیں بنانے دے گا۔ اس کی مخالفت کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کام جاری ہے۔ تعمیر مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ مخالف مر گیا۔

ایک بیت الذکر کا مقدمہ چیف کی عدالت میں زیر سماعت تھا۔ ہمارے مربی کو قید کئے جانے کا خطرہ تھا۔ سب لوگ مخالف تھے۔ مقررہ تاریخ سے پہلے چیف سخت بیمار پڑ گیا۔ ڈسٹرکٹ چیف کے دانت میں سخت درد ہو گیا۔ دو مخالف مر گئے۔

کینیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سال کینیا میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ ۱۲۰ نئے مقامات پر جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ ان میں سے ۵۰ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو گیا۔ ۲۰ بیوت الذکر اور ۴ نئے مراکز کا اضافہ ہوا۔

کوریا نامی سارے ڈسٹرکٹ میں ایک بھی احمدی نہ تھا۔ اب ساری قوم نے احمدیت کا استقبال کیا ۹۰ ہزار سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ ۶ داعیان الی اللہ معلمین کام کر رہے ہیں۔ گاؤں میں بیت الذکر کے لئے زمین پیش کی جا رہی ہے۔ نیروبی سے ممباسہ تک کے علاقے میں ایک بھی احمدی نہ تھا۔ اب بیعتوں کی تعداد لاکھوں میں پہنچ رہی ہے۔ ۴۰ مقامات پر ایک لاکھ ۸۰ ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک شخص نے جو سخت بیمار تھا ایک رات خواب میں مجھے دیکھا۔ خواب میں میں نے انہیں کہا کہ آپ جلد ٹھیک ہو جائیں گے اور ان کے سر پر ہاتھ رکھا۔ آنکھ کھلی تو بخار کا نام و نشان نہ تھا۔ عبداللہ حسین نامی ایک شخص احمدی امام کی سخت مخالفت کرتا تھا۔ وہ ایک درخت پر چڑھا اور گرا تو ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اب اس نے مخالفت ترک کر دی ہے اور کہتا کہ احمدیوں نے جادو کر دیا ہے۔

ایک ایسے علاقے میں جہاں گزشتہ ۵۰ سالوں میں ایک بھی احمدی نہ تھا اب ایک لاکھ سے زائد افراد احمدی ہو گئے ہیں۔ ۲۵ جماعتیں بن گئی ہیں اور چندوں کا مالی نظام شروع کر دیا گیا ہے۔

ایتھوپیا

ایتھوپیا کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گذشتہ سال صرف ۳ بیعتیں ہوئی تھیں۔ اس سال کینیا سے ایک وفد یہاں بھجا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ۳۶ ہزار ۸۳۰ بیعتیں ہو چکی ہیں۔

تنزانیہ

تنزانیہ میں ۱۳۳ مقامات پر احمدیت کا قیام عمل میں آیا۔ ۶۱ مقامات پر نظام جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔ امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ جنوبی صوبہ احمدیت سے بالکل خالی تھا۔ اسجگہ دعوت الی اللہ کا ایک وفد بھجوایا گیا۔ دو بڑے شیوخ اپنے متبعین سمیت احمدی ہو گئے۔ ان کی تعداد ۳۵ ہزار ہے۔ بیت الذکر اور مشن ہاؤس کے لئے جگہ حاصل کر لی گئی ہے۔ شہر کے درمیان بیت الذکر بنے گی۔ اس کے ارد گرد احمدیوں کے گھر ایک کالونی کی صورت میں بن رہے ہیں۔ اس ملک میں مربیان نے سائیکل سفر کر کے بہت محنت سے پیغام پہنچایا۔

جذبہ ایمان

نومبائعین کے جذبہ ایمانی کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں۔ ایک صوبے میں ۵ لاکھ بیعتیں ہوئیں۔ یہاں پر فٹ بال کا ایک کلب بنایا گیا۔ فٹ بال کی ٹیم نے ایک ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔ اول آنے والی ٹیم کے لئے ایک گائے کا انعام مقرر تھا۔ نومبائعین نے کہا کہ اگر ہماری ٹیم جیت گئی تو گائے کا انعام جلسہ سالانہ کی مہمان نوازی کے لئے پیش کیا جائے گا۔ خدا کے فضل سے ٹیم جیت گئی اور گائے کا انعام ملا جو جلسہ سالانہ کی مہمان نوازی کے لئے پیش کر دی گئی۔

خداداد رعب

تنزانیہ کے جنوب مغربی صوبے میں بیعتیں ہوئیں تو مخالفین میں کھلبلی مچ گئی۔ ہمارے مربی کو گفتگو کے لئے بلایا گیا۔ مربی پر نظر پڑی تو مخالفین اٹھ گئے اور مشورہ کیا کہ کوئی بات نہ کی جائے اور کہا کہ ہم تو حال پوچھنے آئے ہیں کوئی مشکل ہو تو بتائیں۔ ہمارے مربی نے خوب دعوت الی اللہ کی۔ جہاں سینکڑوں کلومیٹر میں ایک بھی احمدی نہ تھا اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک لاکھ بیعتیں ہو چکی ہیں اور جماعت مستحکم ہو گئی ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ مزید لکھتے ہیں صوبہ کرنیزا میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا کہ مخالفین آ گئے اور کہا کہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد نہ رکھنے دیں گے۔ مگر احمدیوں کو دیکھ کر چلے گئے۔ اگلے ہفتے پھر آئے تو بیت الذکر مکمل ہو چکی تھی۔ اس علاقے میں ۲ لاکھ ۲۵ ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔

تنزانیہ کے شمالی صوبے میں ایک لاکھ افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ شیخ اسماعیل ایک جگہ کے امام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگ برائی کی باتوں میں گرفتار تھے اور نیکی کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ آج میں گواہی دیتا ہوں کہ احمدیت سچی ہے۔ ان کے خاندان کے ۱۵۰ افراد احمدی ہو گئے۔ اس کے بعد سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

مکرم احمد داؤد صاحب نے ایک علاقے میں بارش کے لئے دعا کی۔ اللہ نے رحمت کی بارش برسائی۔ اس کے نتیجے میں سارا علاقہ احمدی ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا کے فضل سے بارش جماعت کے حق میں مسخر کی گئی ہے۔

فرانس حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سال فرانس میں ۷۵ دعوت الی اللہ کی نشستیں ہوئیں۔ ۱۳۴ بیعتیں حاصل ہوئیں نومبائعین کا تعلق ۲۲ ممالک سے ہے۔ گزشتہ سال بیعتوں کی تعداد ۸۹ تھی۔ اس سال جتنی بیعتیں ہوئی ہیں پچھلے ۵۰ سال میں نہیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس بنجر زمین کو بھی آباد کر رہا ہے۔ جلسہ سالانہ پر بیعتوں کا پروگرام تھا۔ بیعت کرنے والوں میں زیادہ تعداد خواتین کی تھی۔ ان کو دھمکی دی گئی کہ اگر انہوں نے احمدیت قبول کی تو ان کو گھروں سے بے دخل کر دیا جائے گا۔ کہا گیا کہ اب کافروں کے پاس ہی جا کر رہو۔ امیر صاحب نے سمجھایا کہ ابھی بیعت نہ کریں اپنے گھروں میں جائیں اور اپنے خاوندوں اور بھائیوں کو سمجھائیں۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے امیر صاحب کو بلایا اور کہا کہ ابھی ہماری بیعت لیں۔ ہمیں گھروں سے نکالتے ہیں تو ہم مقابلہ کریں گی۔ انہوں نے بیعت کی اور گھروں سے بھی نکالی گئیں۔

یورپ۔ جرمنی اول حضور انور نے فرمایا یورپ میں جرمنی بیعتوں میں سب سے آگے ہے۔ اس سال ۹ ہزار ۴۰ بیعتیں ہوئیں۔ ان کا تعلق ۲۸۔ اقوام سے ہے جرمنی نے سلوواک' چیک ری پبلک اور اٹلی میں بھی دعوت الی اللہ کی۔ اعجاز احمد ملک صاحب نے تحریر کیا میں ایک خواب دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اللہ نے مجھے آج بتایا ہے کہ ایک شخص مسیح موعودؑ کا پیغام لے کر آئے گا۔ اب وہ خاندان سمیت احمدی ہیں اور بہت کامیاب داعی الی اللہ ہیں۔ صدر خدام الاحمدیہ جرمنی نے لکھا ہے کہ ایک دورے پر ایک ایرانی دوست نے اپنی بیوی سے ان کا تعارف کروایا اور ان کو اپنے گھر لے گیا اور کہا کہ رات کو خدا نے مجھے بتایا تھا کہ ایک صاحب آپ کو دین حق کا پیغام دیں گے۔ میں تو صبح سے آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ انہوں نے بہت جذباتی ماحول میں بیعت کی۔

انگلستان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انگلستان بیعتوں کے معاملے میں پیچھے ہے۔ اللہ اس کو بھی آگے کر دے۔ گزشتہ سال ۳۲۶۔ افراد احمدی ہوئے تھے اس سال ۵۱۱ ہوئے ہیں۔

انڈونیشیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سال ۱۵ نئے مقامات پر جماعت قائم ہوئی۔ انڈونیشیا میں کل ۵۴۲ مقامات پر احمدی جماعتیں قائم ہیں۔ نئی بیوت الذکر کی تعداد ۲۸۹ ہے جبکہ دعوت الی اللہ کے مراکز کی تعداد ۱۱۰ ہے۔ حضور نے فرمایا انڈونیشیا کے دورے کے بارے میں ایم۔ٹی۔اے۔ پر بہت کچھ آچکا ہے۔

بنگلہ دیش حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بنگلہ دیش میں جماعت کی شدید مخالفت ہے۔ ایک بیت الذکر پر بم بھی پھینکے گئے۔ تمام مخالفتوں کے باوجود ۱۴۳۱ بیعتیں ہوئیں۔ نئے قطعات خریدے جا چکے ہیں۔ اگلے سال میرا وہاں جانے کا پروگرام ہے۔ اللہ برکت دے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں بنگلہ دیش میں بہت پھرا ہوں۔ لیکن بطور خلیفہ اگر اللہ نے توفیق دی تو یہ ایک تاریخی سفر ہوگا۔" (روزنامہ الفضل ۵ تا ۱۱۔ اگست ۲۰۰۰ء)

(بقیہ از صفحہ ۱۶) بھی فتح ہوگی۔ جس کی آسمانی بادشاہت ہے اس کو ملک عظیم دیا جائے گا۔ تمام زمین اللہ کی بادشاہت سے جگمگا جائے گی۔ ہم تجھے پاکیزہ زندگی دیں گے۔ میری ہی عبادت کر۔ میرے غیر سے مدد مت طلب کر۔ میری طاقت کے سوا کوئی طاقت نہیں۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ یک دم آؤں گا۔ میں سمندر کی طرح موجزن ہوں گا۔ اللہ اپنے امر پر غالب ہے۔ اکثر لوگ نہیں جانتے۔ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ حضور ایدہ اللہ کے اس پر جوش ارشاد پر احباب جلسہ نے زبردست نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر نعرے بلند کئے۔ (منقول از روزنامہ الفضل ۲۔ اگست ۲۰۰۰ء)

ڈِش کی کرامت

ڈِش کی کرامت دیکھنا! اک تازہ رحمت دیکھنا
دل ہو گئے سیراب پھر گلشن ہوئے شاداب پھر
بنجر زمیں کو چھوڑ دے وہ دام کہنہ توڑ دے
آ جوئباروں کی طرف ہاں لالہ زاروں کی طرف
طاہر کی آ تقریر سن! انذار سن تبشیر سن!
سن سن نکاتِ نَو ذرا قرآن کی تفسیر سن!
آتا ہے حق کا مائدہ ہر این و آں کا فائدہ
تازہ زمین و آسماں بدلا گیا دورِ زماں

ڈِش کی کرامت دیکھنا!
اک تازہ رحمت دیکھنا!

افراد خفتہ جاگ کر آتے ادھر ہیں بھاگ کر
حق سے ملاقات بشر ہاں دُور وہ دُوری ہوئی
تخلیقِ آدم کی غرض اس دور میں پوری ہوئی
حق اور بشر کے درمیاں طاہر دو طرفہ ترجماں
ایم ٹی کی پاکیزہ کشش سب اس طرف آنے لگے
ہم سے کھنچے رہتے تھے جو وہ خود کھنچے آنے لگے
حق سے نہ شرماتے تھے جو وہ خود سے شرمانے لگے
عشق خدا میں کیا مزہ نَو احمدی پانے لگے

ڈِش کی کرامت دیکھنا!
اک تازہ رحمت دیکھنا!

طاہر ہوا جو لب کشا گونجی محبت کی صدا
میٹھا تمہاری گفت میں اعجاز جس کی بات میں
ہاں ہاں سنبھل جانا ذرا جکڑے گا یہ سب آپ کو
الفت کی اک زنجیر میں یہ کیفیت' یہ کیفیت
آئے کاش! میں دکھلا سکوں آئینۂ تحریر میں

ڈِش کی کرامت دیکھنا!
اک تازہ رحمت دیکھنا!

عبدالسلام اسلامؔ

آٹھویں عالمی بیعت ۲۰۰۰ء

ایک سال میں چار کروڑ تیرہ لاکھ سے زائد احباب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے تیسرے روز ۳۰ جولائی پاکستانی وقت کے مطابق شام ۵ بجے آٹھویں عالمی بیعت لی جس میں ایم۔ ٹی۔ اے۔ کی وساطت سے دنیا کے سب براعظموں میں موجود کروڑوں احمدیوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ جب عالمی بیعت کے لئے تشریف لائے تو آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کا بابرکت سبزی مائل کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ آپ مارکی میں تشریف لائے اور اس جگہ تشریف فرما ہوئے جہاں پہلے سے احمدی احباب قطاروں میں منظم طریق پر بیٹھے ہوئے تھے۔

تاریخ ساز اعلان

حضور ایدہ اللہ نے بیعت سے پہلے فرمایا آج ۴ کروڑ ۱۳ لاکھ ۸ ہزار ۱۹۷۵ افراد اس عالمی بیعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ گزشتہ روز دوسرے دن کی تقریر میں حضور ارشاد فرما چکے تھے کہ ان میں دو کروڑ سے زائد صرف ہندوستان میں بیعتیں ہوئی ہیں اور باقی دو کروڑ سے زائد نو مبائع افریقہ اور دیگر ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس مبارک موقع پر حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر نمائندہ احباب نے ہاتھ رکھے اور ان کی پیٹھوں پر دیگر افراد نے ہاتھ رکھ کر جسمانی رابطہ قائم کیا۔ مارکی سے باہر موجود احباب نے بھی ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر یہ رابطہ قائم کیا ہوا تھا۔ مارکی میں مختلف زبانوں کے بینرز لگے ہوئے تھے۔ جہاں پر مختلف زبانوں میں بیعت کے الفاظ دوہرانے والے احباب موجود تھے۔

بیعت کے الفاظ کا دہرانا

حضور نے بیعت کے الفاظ انگریزی میں ارشاد فرمائے۔ ایک ٹکڑا پڑھ کر حضور رک جاتے اور مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ کر کے ان الفاظ کو دوہرایا جاتا۔ اس موقع پر روحانی لطف و مسرت کا ایک حسین شور برپا ہو جاتا۔ بیعت کے آخری الفاظ جو استغفار پر مشتمل ہوتے ہیں، پڑھتے ہوئے حضور کی آواز گلوگیر ہو گئی احباب پر بھی رقت کا عالم طاری تھا...... یہ ایک تاریخ ساز لمحہ تھا۔ روحانی جذب و مسرت کا ایک ناقابل بیان عالم ہر احمدی پر طاری تھا۔

بیعت کے الفاظ دوہرانے کے بعد حضور ایدہ اللہ کی اقتدا میں حاضرین اور کل عالم کے احمدیوں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ جو جہاں تھا وہیں مولا کریم کے آستانے پر سجدہ ریز ہو گیا۔ ایم ٹی اے کے توسط سے یہ روحانی منظر دیکھنے والے کروڑوں احمدی بھی اپنے اپنے ملک میں شکر بجالائے۔ حضور ایدہ اللہ نے اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھایا تو

تمام احباب نے بھی سجدہ سے سر اٹھایا۔

عالمی بیعت کی یہ تقریب اور چار کروڑ سے زائد افراد کا ایک سال میں احمدیت میں داخل ہونا تاریخ عالم اور تاریخ مذہب کا انتہائی منفرد اور بے نظیر واقعہ ہے۔ جس نے عالم احمدیت میں ہر طرف خوشیاں بکھیر دیں۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں جنہوں نے یہ روحانی لمحات اپنی آنکھوں سے دیکھے۔

عالمی بیعت کی تقاریب ایک نظر میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت کا سلسلہ ۱۹۹۳ء میں شروع فرمایا۔ موجودہ تقریب کو ملا کر گزشتہ آٹھ سالوں میں ۶ کروڑ ۳۲ لاکھ ۱۴ ہزار ۸۸۴ نئے افراد جماعت احمدیہ میں شمولیت کر چکے ہیں۔ تفصیل یہ ہے۔

۱۹۹۳ء	۲۰۴۳۰۸
۱۹۹۴ء	۴۲۱۷۵۳
۱۹۹۵ء	۸۴۷۷۲۵
۱۹۹۶ء	۱۶۰۲۷۲۱
۱۹۹۷ء	۳۰۰۴۵۸۵
۱۹۹۸ء	۵۰۰۴۵۹۱
۱۹۹۹ء	۱۰۸۲۰۲۲۶
۲۰۰۰ء	۴۱۳۰۸۹۷۵
میزان	۶۳۲۱۴۸۸۴

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز کی کارروائی۔ (۳۰ جولائی ۲۰۰۰ء)

برطانیہ' بورکینافاسو' تنزانیہ' طوالو اور گنی بساؤ کے سربراہوں کی طرف سے پیغامات

روحانی فیض کے علاوہ سماجی بہبود' صحت اور تعلیم کے میدان میں گرانقدر خدمات کا تذکرہ

یہ جماعت انسانیت کو دائمی امن کی طرف لیجانے والی جماعت ہے۔

گورنر جنرل طوالو اور گنی بساؤ کے صدر کی نمائندگی میں دو وزراء کی شرکت

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے آخری دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب ارشاد فرمایا جس میں (رفقاء) حضرت مسیح موعودؑ کی روایات بیان کرکے سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ کا مضمون بیان فرمایا۔ آخری سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد سورہ آل عمران کی ان آیات کا اردو ترجمہ از حضور ایدہ اللہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم داؤد احمد ناصر صاحب آف جرمنی نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

ترنم سے سنایا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ ڈائس پر تشریف لائے اور بتایا کہ پانچ سربراہان مملکت نے اس جلسہ سالانہ کے موقع پر پیغامات بھجوائے ہیں۔ سب سے پہلے انہوں نے برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر ٹونی بلیئر کا پیغام انگریزی میں سنایا اور پھر اس کا اردو ترجمہ بیان کیا۔

برطانوی وزیراعظم کا پیغام

برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر ٹونی بلیئر نے اپنے پیغام میں کہا کہ میں تمام نمائندگان سالانہ جلسہ کو یہ پیغام بھجواتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ایک کامیاب جلسہ ہوگا۔ میں اس موقع پر نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

بورکینافاسو کے صدر کا پیغام

بورکینافاسو کے صدر کے ایڈوائزر مسٹر سالک ڈیولو صاحب نے صدر مملکت کی طرف سے جو پیغام بھجوایا مکرم امیر صاحب برطانیہ نے بمعہ

ترجمہ پیش کیا۔ ایڈوائزر صاحب نے لکھا کہ میں آپ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر صدر مملکت کی طرف سے مبارکباد پہنچاتا ہوں۔ اس موقع پر ہم ان خدمات کو دلی خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ نے ہمارے ملک سے تعاون کرتے ہوئے بہبود عامہ اور صحت کے میدان میں انجام دی ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ زندگی کے دوسرے میدانوں میں بھی تعاون بڑھے گا۔ صدر مملکت نے جلسہ کی کامیابی کے لئے بہترین تمناؤں کا بھی اظہار کیا۔

تنزانیہ کے صدر کا پیغام

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے تنزانیہ کے صدر مملکت کی طرف سے پیغام سنایا اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ تنزانیہ کے صدر محترم بنجامن ولیم پاپا صاحب نے اپنے پیغام میں کہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۳۵واں جلسہ سالانہ ۲۸ تا ۳۰ جولائی تک لندن میں منعقد ہو رہا ہے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنی حکومت کی طرف سے پر خلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں جماعت احمدیہ کو لمبے عرصے سے جانتا ہوں۔ ۴۶ سال سے یہ جماعت ہمارے ملک میں قائم ہے اور پورے ملک میں اس کی شاخیں موجود ہیں۔ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ نے ثابت کر دکھایا ہے کہ یہ جماعت پرامن، تعاون کرنے والی، قانون کی پابند، عفو و درگزر کرنے والی اور معاملہ فہم جماعت ہے۔ اس جماعت نے روحانی طور پر ہمارے ملک کو فیض پہنچانے کے علاوہ سماجی بہبود، تعلیم اور صحت کے میدانوں میں بھی ایسی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں جن کی ہمارے ملک کو ضرورت تھی۔ حکومت ان خدمات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ملک کی ترقی اور جسمانی و روحانی بھلائی کی مساعی کی تعریف کرتی ہے۔ امید ہے کہ جماعت احمدیہ آنے والے وقت میں اپنی مساعی کو دوگنا کر دے گی۔ اور اکیسویں صدی کے چیلنجوں کا مقابلہ اپنے نعرہ "محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں" سے کرے گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

گورنر جنرل طوالو کا پیغام

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ نے بحرالکاہل کے جزیرہ طوالو کے گورنر جنرل کا پیغام اور اس کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

گورنر جنرل جناب ٹو اسی کوا کوا نے حضور ایدہ اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ میرے لئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں اس جلسہ کے لئے پیغام بھجوا رہا ہوں۔ خدا کرے کہ آپ کا یہ جلسہ کامیاب و کامران ہو۔ میں آپ سے دو دفعہ لندن میں ملاقات کرنے کا اعزاز حاصل کر چکا ہوں۔ حضور میں جماعت کو کئی سال سے جانتا ہوں۔ اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ یہ جماعت انسانیت کو دائمی امن کی طرف لیجانے والی ہے۔ میں حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعا گو ہوں۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میری بیگم جو آپ سے مل چکی ہیں وہ بھی انہیں جذبات کا اظہار کرتی ہیں۔

صدر گنی بساؤ کا پیغام

آخر میں امیر صاحب نے صدر مملکت گنی بساؤ جناب کوبایالا صاحب کا پیغام اور پھر اس کا اردو ترجمہ سنایا۔ صدر مملکت گنی بساؤ نے حضور ایدہ اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی ہے۔ میری بے انتہا مصروفیات کی وجہ سے مجھے افسوس ہے کہ میں اس میں شرکت نہ کر سکوں گا۔ میں اپنے وزیر سماجی بہبود و مذہبی و عدالتی امور کو بھجوا رہا ہوں۔ ان کو میری طرف سے پورے اختیارات ہیں کہ وہ میری جگہ نمائندگی کریں۔ اور میرے نیک جذبات آپ تک پہنچائیں۔ اور آپ سے مذاکرات کریں۔ میں آپ کی کامیابی اور صحت و خوشیوں سے بھرپور زندگی کے لئے دعاگو ہوں۔

وزیر مذہبی و سوشل امور گنی بساؤ کا خطاب

صدر مملکت کے پیغام کے بعد ان کے نمائندہ جناب ابراہیم سوری جالو صاحب وزیر مذہبی و سوشل امور کے خطاب کا اردو ترجمہ مکرم حمید اللہ ظفر صاحب امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ نے پیش کیا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ آج میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے ۳۵ ویں جلسہ سالانہ میں صدر مملکت کی نمائندگی کرتے ہوئے بہت خوشی اور فخر محسوس کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں صدر کی طرف سے محبت بھرا سلام پہنچاتا ہوں۔ ہمارے حاضر ہونے کی خاص وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے ہمارے ملک میں شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے مخالفین اپنے حسد کی وجہ سے جماعت کی مخالفت کرتے ہیں لیکن ہماری حکومت کے نزدیک جماعت احمدیہ سچی جماعت ہے جو ہمارے ملک کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ آخر میں میں تمام جماعت احمدیہ کی خدمت میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (روزنامہ الفضل ۲۳۔ اگست ۲۰۰۰ء)

حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے آخری روز کے خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رجسٹر روایات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفقا کی بیان کردہ سیرت کا تذکرہ کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں جن رفقا کی روایات پڑھ کر سنائیں۔ ان کے اسماء درج کئے جاتے ہیں۔ (ان روایات کی تفصیل کسی دوسرے موقعہ پر دی جائے گی۔)

قصیدہ شاہ نعمت اللہ ولیؒ اور باب کی مہدویت

(قسط پنجم)

تحریر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب

بہائیت کا پرچار کرنے والے چونکہ برصغیر میں علی محمد باب اور بہاء اللہ کے دعاوی کو اصل روپ میں پیش کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ اس لئے وہ انہیں مہدی اور مسیح کا دعویدار ظاہر کرتے ہیں۔ دوسری طرف اہل بہاء کو یہ مجبوری بھی درپیش ہے۔ کہ باب اور بہاء اللہ نے چونکہ اپنی زندگی میں مہدویت اور مسیحیت کا خود دعویٰ نہیں کیا اس لئے اہل بہاء اس کوشش میں ہیں کہ:۔

الف۔ باب اور بہاء اللہ کی طرف ایسے بیانات منسوب کریں۔ جن کا ثبوت ان دونوں کی زندگی میں یکسر مفقود ہے

ب۔ ایسے بیانات باب کی کتاب 'البیان' اور بہاء اللہ کی کتاب "اقدس" میں نہ پاکر بہائی لوگ پریشان ضرور ہیں۔ اور ان دونوں مرکزی کتابوں کی بجائے دوسری غیر معروف اور غیر مستند کتابوں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ جن کی سندیت اور صحت کسی بھی مسلمہ معیار پر پوری نہیں اترتی۔

ج۔ بہائیت کے ماحول سے باہر بھی جہاں چاہیں وسیع عالمی لٹریچر میں خورد برد اور ردو بدل کرنے سے بھی ہرگز نہیں رکتے۔ چنانچہ قصیدہ شاہ نعمت اللہ ولیؒ اس کی واضح مثال ہے۔ جس کو باب کی مہدویت اور بہاء اللہ کی مسیحیت کے لئے بنیاد بنانے کی دیرینہ مہم چلی آرہی ہے۔ اور اس غرض سے جس ردو بدل اور چالاکی سے کام لیا گیا ہے اس پر گذشتہ اقساط میں قدرے تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے ذیل میں بعض مزید امور پیش ہیں۔

۱۔ دین اسلام کی تنسیخ کے لئے شعر میں تبدیلی

علی محمد باب کی طرف منسوب اصل شرعی کتاب "البیان" جس کے ذریعہ قرآن کریم اور اسلام کی منسوخی کا اعلان کیا گیا۔ اس میں باب کے دعویٰ مہدویت کو سامنے نہیں لایا جاتا۔ آخر کیوں؟ کیا "البیان" باب کی مہدویت کے بارے میں خاموش ہے؟ کیا البیان کو ترک کر کے جن دیگر کتابوں کو باب کی مہدویت کے لئے بنیاد بنایا جاتا ہے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسی کتاب ہے۔ جو باب نے خود لکھی ہو یا اپنی زندگی میں شائع اور تقسیم کی ہو۔ اگر یہ صورت حال نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو باب کے نام پر مہدویت کا دھبہ لگانے میں مریدوں کو کیا مجبوری درپیش ہے؟

۲۔ نفحات کے مضمون نگار بصیرت سے محروم تو بلاشبہ ہیں۔ لیکن بصارت بھی اگر یکسر مفقود نہیں تو معذور اور کمزور ضرور ہے۔ کیونکہ جہاں انہیں اپنے پیش کردہ قصیدہ میں ایسے الفاظ و اشعار کی موجودگی کا دعویٰ ہے۔ جو قصیدہ میں موجود ہی نہیں۔ وہاں انہیں بعض ایسے واضح اشعار اپنے قصیدہ میں قطعاً نظر نہیں آتے جو ان کے دعویٰ کو یکسر باطل

ٹھہراتے ہیں۔ مثلاً

الف۔ اصل قصیدہ میں ایک شعر ملاحظہ ہو۔

زینت شرع و رونق اسلام محکم و استوار مے بینم

جس فرضی قصیدہ کو درویش اور براؤن کے کندھوں پر بہائیوں نے ڈال رکھا ہے۔ اس میں اس شعر کو تبدیل کر کے یوں لکھا ہے۔

زینت شرع و رونق اسلام ہر یکے را دو بار مے بینم

اس بحث میں پڑے بغیر کہ اس شعر کے مصرعہ ثانی میں تبدیلی کی کیا مجبوری اہل بہاء کو درپیش ہے۔ سوال یہ ہے کہ زینت شرع اور رونق اسلام میں باب اور بہاء اللہ کے دعاوی سے کیا اضافہ یا استحکام ہوا۔ جبکہ اس کے برعکس حقیقت یہ ہے۔ کہ باب اور بہاء اللہ نے نہایت بیدردی سے شریعت اسلامیہ کی زینت کو پامال کیا اور رونق اسلام کو مٹانے کے حربے استعمال کئے۔ ایسی صورت حال میں شاہ نعمت اللہ ولی دہلوی ہوں یا کرمانوی ان کی توقعات اور پیش خبریوں کو بہرصورت بہائی قلمکاروں نے بری طرح ٹھکرا دیا ہے۔ پھر وہ کس منہ سے اس قصیدہ کو باب یا بہاء اللہ کی حمایت و تائید میں پیش کرنے کے دعویدار ہیں۔

نوٹ:۔ قارئین اس امر سے آگاہ رہیں۔ کہ سوائے درویش اور براؤن والے قصیدہ کے جو اہل بہاء کی چیرہ دستیوں کا تختہ مشق بنا ہوا ہے۔ باقی تمام مطبوعہ ایڈیشنوں میں خواہ وہ اصلی قصیدہ یا اختلافی یا نقلی ہے جملہ قصیدوں میں شعر مذکورہ بالا کے مصرعہ ثانی کو تبدیل نہیں کیا گیا۔ اس سے بھی بہائی حضرات کی دیانت عیاں ہو رہی ہے۔

ب۔ مندرجہ بالا شعر کے ساتھ ملتے جلتے مفہوم کا ایک اور شعر جس کی طرف بہائی مضمون نگار کی نظر نہیں پڑی ذیل میں ملاحظہ ہو۔

گلشن شرع را ہمی بویم گل دین را بہار مے بینم

شاہ نعمت اللہ ولیؒ تو خداداد بصیرت بلکہ الہٰی انکشاف کے تحت آنے والے دور میں جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کی پیش خبری کا موعود ظاہر ہوگا۔ تو شریعت کے باغ اور پھول و پھل کو دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں۔ لیکن اگر پیش خبری کا مصداق ایسا ہی آنا تھا۔ جو شریعت اسلامیہ پر تبر چلائے اور اسے منسوخ قرار دے دے اور اس سے بہتر پیش کرنے کی توفیق بھی نہ رکھتا ہو تو ایسے موعود کا ظہور خوشی اور مسرت کا باعث کیونکر ہو سکتا تھا۔ جس پر شاہ نعمت اللہ دنیا کو بشارت سناتے۔ پھر تو بشارت کی بجائے انتباہ اور انذار موزوں ٹھہرتا۔ کاش بہائی ذہن کو خوشی غمی کا فرق ہی معلوم ہو جائے۔

چاند سورج گرہن کا آسمانی نشان

ایک غیر معمولی اہمیت کا شعر قصیدہ میں موجود ہے جو بہائی کاٹ چھانٹ سے اتفاقاً بچ گیا۔ اور جو مہدی کی شناخت اور صداقت کے لئے فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے۔ اور درحقیقت وہ فرمان نبویؐ ہے۔ شعر ملاحظہ ہو:۔

ماہ را رو سیاہ مے بینم مہر را دلفگار مے بینم

اس شعر کا مضمون حدیث نبویؐ سے لیا گیا ہے۔ جو یہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

" عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ۔ اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ " (سنن دار قطنی کتاب العیدین باب صفة صلٰوة الخسوف و الکسوف)

یعنی حضرت امام محمد باقرؒ (حضرت امام علی زین العابدینؒ کے صاحبزادے اور حضرت امام حسینؓ کے پوتے) روایت کرتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی سچائی کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی سچائی کے لئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو اس کی گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ (یعنی ۱۳) کو گرہن ہو گا اور سورج کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ (یعنی ۲۸) کو گرہن ہو گا۔ اور یہ دونوں گرہن رمضان میں ہی ہوں گے۔ اور جب سے اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ ان دونوں کو اس سے پہلے بطور نشان کبھی گرہن نہیں ہوا۔

یہ حدیث نبویؐ جو شیعہ، سنی اور دیگر تمام فرقوں کے لٹریچر اور مسلک و موقف میں ہمیشہ مسلم چلی آئی ہے۔ اور امام مھدی کی شناخت اور صداقت کے لئے فیصلہ کن معیار کے طور پر تسلیم کی جاتی رہی ہے۔ کیونکہ کوئی جھوٹا مدعی مہدویت سورج چاند کو معین تاریخوں اور وہ بھی ماہ رمضان میں اپنی کوشش یا سازش سے گرہن نہیں لگا سکتا۔ اور نہ کسی جھوٹے مدعی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ نشان آسمانی ظاہر کئے جانے کا امکان ہو سکتا ہے۔ اسی بنیادی فیصلہ کن نشان کو حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ نے اپنے قصیدہ کے اس شعر میں سمویا ہے۔ کہ

ماہ را رو سیاہ مے بینم مہر را دلفگار مے بینم

بہائی مضمون نگار اور قصیدہ میں رد و بدل کرنے والے دیگر اہل بہاء کی نظروں اور توجہ سے اس شعر کا محفوظ رہ جانا بھی خدائی مشیت ہی قرار پائے گی۔ اور چونکہ باب یا بہاء اللہ میں سے کسی کے حق میں بھی یہ آسمانی نشان ظاہر نہیں ہوا۔ اس لئے اگر صرف اسی ایک شعر پر ہی فیصلہ کرنا چاہیں۔ تو باب کی مہدویت قطعاً بے بنیاد اور بے دلیل ٹھہرتی ہے۔

کاش کہ بہائی حضرات اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہوں اور اس مہدی موعودؑ کو قبول کر پائیں جس کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے ۱۸۹۴ء میں اور پھر ۱۸۹۵ء میں بڑی آب و تاب کے ساتھ نشان ظاہر فرمایا اور وہ حضرت بانی جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ ہیں۔ اور جس مدعی کی تائید و حمایت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نشان ظاہر نہیں فرمایا اس کی مہدویت کا ڈھنڈورا نہ پیٹیں۔

اس حدیث کی صحت کے بارے میں یہ امر پیش نظر رہنا چاہیئے کہ ابتدا ۱۸۹۴ء تک جبکہ ابھی سورج چاند کو رمضان میں معین تاریخوں پر گرہن نہ لگا تھا۔ تو حدیث کی صحت جملہ فرقوں میں مسلم مانی جاتی رہی اور حضرت بانی جماعت

احمدیہ سے بعض علماء نے اس حدیث ہی کی بنا پر یہ تقاضا تکرار سے کیا کہ اگر آپ کا دعویٰ مہدویت صداقت پر مبنی ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کی تائید و حمایت میں حدیث نبوی ؑ کے مطابق سورج چاند کے گرہن کا نشان کیوں ظاہر نہیں کیا گیا جب ایسے مطالبہ پر زور دیا گیا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے مطلوبہ نشان جملہ کوائف و شرائط کے ساتھ پوری عظمت اور جلال کے ساتھ ظاہر کر دیا گیا اور نشان کے ظاہر ہو جانے سے حدیث کی صحت بھی نہ صرف مصدقہ اور مسلمہ ثابت ہو گئی بلکہ سچے مدعی مہدویت کی عین موقعہ اور تقاضا کے مطابق آسمان سے شہادت مل گئی۔ اور بلاشبہ نشان ناقابل تردید بن گیا اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کا دعویٰ مہدویت کا خدا تعالیٰ نے سچا ثابت کر دکھایا۔ فالحمدللّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے عین انتظار کے وقت نشان کا آسمان سے ظاہر ہو جانا اس بحث کو بھی ہمیشہ کے لئے ختم کر دیتا ہے کہ حدیث ضعیف یا راوی درست نہیں یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے حدیث کے مطابق نشان ظاہر کر دینے کے بعد قطعاً بے معنی اور بے وزن ہو جاتی ہیں۔ جب خدا تعالیٰ نے آسمان سے حدیث کی صداقت ظاہر فرما دی۔ تو پھر روایت کے ضعیف یا غلط ہونے کا تصور کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔

اس بحث سے نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ کہ نہ علی محمد باب کا دعویٰ مہدویت تھا۔ نہ ان سے کسی نے اس حدیث کے مطابق چاند سورج گرہن کے نشان کا تقاضا کیا۔ نہ باب کی زندگی میں معین شرائط کے ساتھ چاند سورج کا گرہن ہوا اور نہ ہی خود باب نے اپنی حقانیت کے ثبوت میں چاند سورج کے گرہن کا نشان کبھی پیش کیا۔ اب بہائی قلمکاروں کا باب کو گرہن کے نشان کا مصداق ٹھہرانے کی کوشش مشت کہ بعد از جنگ یاد آئید .... والی بات ہی ٹھہرتی ہے۔

مہدی کے نائب کی بحث

نفحات کے مضمون نگار نے باب کو مہدی کے مرتبہ پر بٹھانے کے لئے ساری بہائیت کی کائنات الٹ پلٹ کر دی جس کی واضح مثال ملاحظہ ہو۔ کہ حسب ذیل شعر میں مہدی کے "نائب" کا مسئلہ حل کر رہے ہیں۔

نائب مہدی آشکار شود بلکہ من آشکار مے بینم

مضمون نگار لکھتے ہیں۔ کہ مرزا حسین علی بہاء اللہ باب کے مومن و پیروکار تھے۔ اس طرح آپ "نائب مہدی" ہوتے ہیں۔

بیچارے مضمون نگار سے "مہدی" کا معاملہ طے نہیں پا رہا کہ اب "نائب مہدی" پر پہنچ گئے ہیں۔ اور نائب بھی بہاء اللہ کو بنا دیا ہے۔ جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے

الف۔ واضح رہے کہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی (دہلوی) کے قصیدہ میں "نائب مہدی" والا شعر موجود ہی نہیں

ب۔ احادیث میں مہدی اور مسیح کے ظہور کی خبریں ضرور چلی آئی ہیں۔ لیکن "نائب مہدی" کے متعلق نہ کوئی ذکر ہے۔ اور نہ ہی امت میں کبھی نائب کی تلاش یا انتظار رہی۔ یہ بہائیوں کے ہاتھ لگنے والے قصیدہ سے ہی اختراع ہے۔

ج۔ نفحات کے مضمون نگار نے بہاء اللہ کو باب کا نائب مہدی تو بنا دیا۔ لیکن کیا ایسا نائب کبھی دنیا کے تصور میں آ سکتا ہے۔ کہ جو اپنے اصل کے سارے کئے کرائے کو حرف باطل کی طرح مٹا کر رکھ دے۔ پہلے باب کے اپنے الفاظ ملاحظہ

یوں لکھا ہے۔

قَدْ قَرَّرَ الْبَابُ كَمَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْبَيَانَ قَدْ اُوْحِىَ اِلَيْهِ مِمَّنْ يُظْهِرُهُ اللّٰه"

کہ باب نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ اس پر البیان کی وحی مَنْ یظہرہ اللّٰہ (یعنی بہاء اللہ) کی طرف سے کی گئی تھی۔ "یعنی "مہدی" بیچارے میں نہ تو خود اہلیت تھی۔ کہ البیان کتاب لکھ سکتا۔ اور نہ اس مہدی بیچارے کو خدا نے ہی منہ لگایا۔ کہ اس پر کلام نازل کرتا۔ ہاں بہاء اللہ جس کو باب یعنی "مہدی" کا نائب قرار دیا جا رہا ہے۔ اس نائب نے اپنے اصل پر احسان کیا اور البیان کتاب نازل کر دکھائی۔ یہ ذکر سابقہ اقساط میں آ چکا ہے۔ کہ البیان کے ذریعہ اسلامی شریعت کو منسوخ قرار دے دیا گیا۔ گویا باب کی البیان نے اسلامی شریعت کو منسوخ تو کیا۔ لیکن دراصل یہ کارنامہ بہاء اللہ کا تھا۔ جس نے البیان کو باب پر نازل کیا۔ کیا اسی وجہ سے نفحات کے مضمون نگار بہاء اللہ کو باب کا "نائب مہدی" قرار دے رہے ہیں؟

باب نے مندرجہ بالا اقرار سے زائد یہ بھی کہا کہ باب کی وہی عبارتیں قائم سمجھی جائیں جن کی تصدیق بہاء اللہ کر دے۔ گویا "اصل مہدی" باب کے کلام کی تصدیق "نائب مہدی" یعنی بہاء اللہ کر دے تو درست ورنہ وہ کلام بے جان اور مردہ ٹھہرے گا۔ کیا نائب کا دنیا میں یہی مقام ہوتا ہے۔

نفحات کے مضمون نگار کے علم کے لئے تحریر ہے۔ کہ آپ کے بنائے ہوئے "مہدی" یعنی علی محمد باب جن کو "اصلی مہدی" قرار دے رہے ہیں۔ ان کے جملہ کلام، مذھب اور نام تک کو آپ ہی کے بنائے ہوئے "نائب مہدی" یعنی بہاء اللہ نے کلیتہ منسوخ کر دیا تھا۔

الف۔ البیان کی بابی شریعت کو منسوخ کیا۔

ب۔ بابی مذھب کا نام منسوخ کر کے آئندہ بہائی مذھب قرار پایا۔

ج۔ ایک وقت باب کی ان کے "نائب مہدی" یعنی بہاء اللہ کی یہ شان بیان کرتے رہے کہ:۔

"کہہ دے۔ یقیناً وہ تمام رسولوں کا شہنشاہ ہے اور اس کی کتاب ام الکتاب ہے۔"

لیکن موقعہ ملتے ہی باب کا سب کچھ منسوخ کر دیا۔ نہ "ام الکتاب" پر وار کرنے سے باز آئے اور نہ "رسولوں کے شہنشاہ" کی پرواہ کی۔ اور یہی "نائب مہدی" موقعہ ملتے ہی پھر مسیح بھی بنا دیا گیا۔ اور بالآخر تخت الوہیت پر سجا دیا گیا۔ نفحات کے مضمون نگار غور فرمائیں۔ کیا نائب دنیا میں ایسا ہی ہوا کرتے ہیں۔ کیا آپ کے مہدی یعنی علی محمد باب کو ایسے نائب مہدی سے کچھ حاصل ہوا۔ یا رہا سہا بھی جاتا رہا۔ یہ سارا مخمصہ خود ساختہ شعر

نائب مہدی آشکار شود بلکہ من آشکار مے بینم

کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ باب اور ان کی مہدویت کا قصہ یہاں تمام ہوا۔ آئندہ بہاء اللہ کی مسیحیت کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(جاری)

عالمی بیعت ۲۰۰۰ء کے دوروح پرور مناظر



عالمی بیعت : مختلف قومیتوں کے بیعت کرنے والے نمائندگان

(اس موقعہ پر چار کروڑ سے زائد افراد عالمی بیعت میں شامل ہوئے)



Monthly Ansarullah

EDITOR : NASRULLAH KHAN NASIR

Regd. No . CPL - 92

October. 2000



جلسہ سالانہ انگلستان ۲۰۰۰ء کا ایک منظر

۷۷ ممالک کے ساڑھے تیئس ہزار احباب کی شرکت